نمبر ۳ | قادیان دار الامان - ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مبارک! صد مبارک!! مبارک!!! میرا دلی منشا تھا کہ قادیان شریف میں ایسا اخبار ہو جسمیں حضرت اقدس کے روزانہ اقوال و افعال کا حال پورا درج ہو بلکہ ــــــ نے مجھے مشورہ بھی کیا کہ ہمکو ایسا اخبار جاری کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ آپنے القادیان (یعنے البدر) جاری فرما کر میری دلی تمنا پوری کر دی مجھے بزمرہ خریداراں درج فرما دیں

البدر کی ضرورت پر یہ ایں وجہ کہ یہ ایک ایسا ارزاں اخبار ہے جسکو ہر ایک وسعت کا آدمی بآسانی خرید سکتا ہے ہمارے احباب نے اپنی قلموں اور زبانوں سے بہت کچھہ ہم سے اظہار ہمدردی کا کیا ہے اور ہم ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے واسطے صرف قلم اور لفاظی سے ہی کام لینا نہیں چاہتے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم دینی خدمات کے لحاظ سے عملی طور پر اُس شکریہ کو ادا کر سکیں آجتک اس اظہار ہمدردی میں ہمارے مہربان میاں احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ سب پر اس وجہ سے فوقیت لے گئے ہیں کہ اُنھوں نے البدر کی ضرورت کو واقعی طور پر محسوس کر کے نود (۹۰) خریدار آجتک ہم پہونچا کر ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ انشاء اللہ اور خریدار بھی ہم پہونچا وینگے خدا تعالیٰ اس ہمدردی دین کی اُنہیں جزائے خیر عطا کرے

اور ہمارے باقی ماندہ احباب کے دلوں کو بھی اس طرف متوجہ کرے کہ اس پرچہ کے قیام کے لیئے وہ حتی الوسع کوشش کریں اور جہاں جہاں مختلف دیہاتوں اور گاؤں میں اُنکی تعلقات برادری و اخوت ہیں وہاں کے احباب میں اس کی تحریک پیدا کریں۔

اشاعت کے کام اسیطرح چلا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض افراد کے قلوب میں ایک امر کی اشاعت کا جوش پہونک دیتا ہے اور پہر تکلف اور تصنع سے نکلکر وہ ایک طبعی جوش سے اُس امر کی اشاعت کرتے پہرتے ہیں۔ ہم اپنے اُن احباب سے جنہوں نے اظہار ہمدردی کیا ہے یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ جہاں اُن صاحبان نے ہماری خاطر محض للہ کچھہ لکھنے یا گفتگو کرنے میں اپنا عزیز وقت صرف کیا ہی وہاں ہمپر یہ بھی مہربانی فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کی دُعا کریں کہ وہ اس اُٹھائے ہوئے کام کو نباہنے کی توفیق اور اسکے قیام کے لئے جن جن اسباب کی ضرورت ہے وہ محض اپنے فضل اور کرم سے ہمیں عطا کرے آمین ثم آمین

چونکہ ابھی تک اشاعت اخبار میں ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں اس لئے سردست بعض کی درخواست اور واقعی ضرورت کو مدنظر رکھکر یہ انتظام کیا ہے کہ ہر گذشتہ ہفتہ کے حالات آئندہ ہفتے کے اخبار میں درج ہو جایا کریں اور اسی لئے اب ڈائری کا سلسلہ یکم نومبر سے شروع کیا گیا ہے مگر احباب کی کافی توجہ اور امداد پہونچ جانے پر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ صرف دو تین دن کی تفاوت سے ہر ہفتہ کے تازہ حالات ناظرین تک پہونچا دیا کریں کیونکہ یہ انتظام کثرت آمدن اور کثرت اخراجات کو چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبہ جنمیں آپ بیعت لیا کرتے ہیں

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ (۲ بار)

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار)*

آج میں احمد کے ہاتھہ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھہ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا (ایک بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین (ایک بار) پہر اس کے بعد دعا کیا کرتے ہیں

حضرت اقدس ہر ایک طالب کے ہاتھہ میں ہاتھہ دیکر اوپر کے کلمات چھوٹے چھوٹے جملوں میں کہا کرتے ہیں اور پہر اُنکو ہر ایک طالب اسی طرح کہتا جاتا ہے۔

ضیق النفس یعنے دمہ

حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب دمہ کے مریضوں کو یہ نسخہ دیا کرتے ہیں جس سے اس مرض کو تخفیف اور آرام ہوتا ہے۔ تخم میتھی۔ گاؤزبان۔ السی پانی میں تر کرکے دو دو [illegible] پلاویں اگر قبض ہو تو دو ڈرام میگنیشیا [illegible]

احباب سے ہماری درخواست ہی کہ چونکہ طب [illegible] ہمارے درج کردہ نسخہ جات صرف اپنی ذات تک [illegible]

* یہ کلمات استغفار اگلی اردو عبارت کے بعد ہوتے ہیں غلطی سے پہلے لکھے گئے ہیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰

نمبر ۳ — قادیان دارالامان - ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۴ - نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ — جلد ۱

البدر

ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم برادران السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ مبارک! صد مبارک!! مبارک!!! میرا دلی منشا تھا کہ قادیان شریف میں ایسا اخبار ہو جسمیں حضرت اقدس کے روزانہ اقوال وافعال کا حال پورا درج ہو بلکہ — نے مجھے مشورہ بھی کیا کہ ہمکو ایسا اخبار جاری کرنا چاہیئے خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپنے القادیان (یعنے البدر) جاری فرما کر میری دلی تمنا پوری کر دی مجھے بزمرہ خریداراں درج فرما دیں

البدر کی ضرورت پر بہ ایں وجہ کہ یہ ایک ایسا ارزاں اخبار ہے جسکو ہر ایک وسعت کا آدمی بآسانی خرید سکتا ہے ہمارے احباب نے اپنی قلموں اور زبانوں سے بہت کچھ ہم سے اظہار ہمدردی کا کیا ہے اور ہم ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے واسطے صرف قلم اور لفاظی سے ہی کام لینا نہیں چاہتے بلکہ اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم دینی خدمات کے لحاظ سے عملی طور پر اُس شکریہ کو ادا کر سکیں آجتک اس اظہار ہمدردی میں ہمارے مہربان میاں احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ سب پر اس وجہ سے فوقیت لے گئے ہیں کہ اُنہوں نے البدر کی ضرورت کو واقعی طور پر محسوس کر کے نود (۹) خریدار آجتک ہم پہونچا دیئے ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ انشا[...] پہنچاویںگے خدا تعالیٰ اس ہمدردی [...]

اور ہمارے باقی ماندہ احباب کے دلوں کو بھی اس طرف متوجہ کرے کہ اس پرچہ کے قیام کے لئے وہ حتی الوسع کوشش کریں اور جہاں جہاں مختلف دیہاتوں اور گاؤں میں اُنکے تعلقات برادری واخوت ہیں وہاں کے احباب میں اس کی تحریک پیدا کریں۔

اشاعت کی کام اسیطرح چلا کرتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ بعض افراد کے قلوب میں ایک امر کی اشاعت کا جوش پیدا کر دیتا ہے اور پھر تکلف اور تصنع سے نکلکر وہ ایک طبعی جوش سے اُس امر کی اشاعت کرتے پھرتے ہیں۔ ہم اپنے اُن احباب سے جنہوں نے اظہار ہمدردی کیا ہے یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ جہاں اُن صاحبان نے ہماری خاطر محض للّٰہ کچھ لکھنے یا گفتگو کرنے میں اپنا عزیز وقت صرف کیا ہی وہاں ہمپر یہ بھی مہربانی فرماویں کہ اللّٰہ تعالیٰ سے اس امر کی دعا کریں کہ وہ اس اُٹھائے ہوئے کام کو نباہنے کی توفیق اور اسکے قیام کے لئے جن جن اسباب کی ضرورت ہے وہ محض اپنے فضل اور کرم سے ہمیں عطا کرے آمین ثم آمین

چونکہ ابھی تک اشاعت اخبار میں ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں اس لئے سردست بعض کی درخواست اور واقعی ضرورت کو مدنظر رکھکر یہ انتظام کیا ہے کہ ہر گذشتہ ہفتہ کے حالات آئندہ ہفتہ کے اخبار میں درج ہو جایا کریں اور اسی لئے اب ڈائری کا سلسلہ یکم نومبر سے شروع کیا گیا ہے مگر احباب کی کافی توجہ اور امداد پہونچ جانے پر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللّٰہ صرف دو تین دن کی تفاوت سے ہر ہفتہ کے تازہ حالات ناظرین تک پہونچا دیا کریں کیونکہ یہ انتظام کثرت آمدن اور کثرت اخراجات کو چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبہ جنمیں آپ بیعت لیا کرتے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ (۳ بار)

استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار)

آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا (ایک بار) رب انی ظلمت نفسی اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت

اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین (ایک بار) پھر اس کے بعد دعا کیا کرتے ہیں

حضرت اقدس ہر ایک طالب کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اوپر کے کلمات چھوٹے چھوٹے جملوں میں کہا کرتے ہیں اور پھر اُنکو ہر ایک طالب اسی طرح کہتا جاتا ہے۔

ضیق النفس یعنے دمہ

حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب دمہ کے مریضوں کو یہ نسخہ دیا کرتے ہیں جس سے اس مرض کو تخفیف اور آرام ہوتا ہے۔ تخم میتھی۔ گاؤزبان۔ السی پانی میں تر کر کے دو دو تولہ لعاب پلا دیں اگر قبض ہو تو دو ڈرام میگنیشیا بھی اسمیں حل کر لیں۔

احباب سے ہماری درخواست ہی کہ چونکہ طب انسان کی خادم ہی اسلئے ہمارے درج کردہ نسخہ جات وہ صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھا کریں بلکہ اپنی محلہ [...]

[...]رد و عبارت کے بعد ہوتے ہیں غلطی سے پہلے لکھے گئے ہیں

مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے تمام راہ میاں فتح دین صاحب مولوی حضرت اقدس کے مخاطب رہے حضرت اقدس بار بار انکے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہئیے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اسکو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز رد نہیں کر سکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنے استنباط جو کہ انہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے اور حضرت اقدس مختلف طور پر انکو سمجھاتے رہے اس لئے ہم حضرت اقدس کے کلمات کو مختصراً درج کرتے ہیں۔

ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم خود قائل ہو کہ اصح کتاب قرآن شریف ہے احادیث ۱۵۰ برس بعد جمع ہوئیں پھر انمیں باہم تناقض ہے ایک میں مہدی کا ذکر ہے ایک میں ہے لا مہدی الا عیسیٰ ایک طرف مہدی کی حدیث ضعیف لکھی ہے پھر کہتے ہیں کہ مسیح اوپر سے اُتریگا تو ایک طرح سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی جب قرآن شریف بار بار اوپر کے آنے سے منع کرتا ہے تو حدیث جو کسی طرح سے خواہ حقیقتاً خواہ استعارہ کے طور پر قرآن شریف کے برابر نہ آسکے تو وہ ہر حال میں ناقابل اعتبار ٹہریگی ورنہ اسطرح سارا اسلام درہم برہم ہو جاویگا تمام ستون اور مدار اسلام کا قرآن پر ہے جب قرآن شریف میں ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گئے پھر انکار کیا۔

پھر فلما توفیتنی کی نسبت آپ مولوی فتح دین کو سمجھاتے رہے۔ پھر احادیث کے بیان کیطرف رجوع کر کے فرمایا کہ اگر انکا حدیث پر اسقدر اعتبار ہے تو رفع یدین کی جو ۴۰۰ احادیث آئی ہیں اس پر کیوں نہیں عمل کرتے ہمارا مسئلہ خدا کی سنت قدیمہ کے موافق ہے جیسے یہ آمد کے منتظر ہیں ویسے ہی یہودی الیاس کے منتظر تھے پیغمبر کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اسکا علم اتنا وسیع ہو جیسے خدا کا ہے پیغمبر پر جائز ہے کہ بعض امور کی تفصیل اس پر نہ کھل سکے جیسے بہت آخرت کے امور ہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد معلوم ہوتے ہیں تو پھر یہ لوگ اپنے علم پر کیوں اسقدر باتیں کرتے ہیں یہودیوں کو الیاس کی انتظار تھی مسیح نے کہا کہ یحییٰ الیاس ہے خواہ قبول کرو خواہ نہ پھر اسیوقت جا کر یحییٰ سے دریافت کیا اور دریافت بھی ایسے الفاظ سے کیا ہو کہ اسے یہی جواب دینا پڑا ہو کہ میں وہ الیاس نہیں۔

[illegible] کہا ہے کہ یہ بار بار احادیث پیش کرتے ہیں اور انہیں سے [illegible] ہم کہتے ہیں کہ اگر اسی مسیح نے آنا تھا تو پھر رسول [illegible] حلیہ کیوں الگ بتلایا اور کہا کہ آنیوالے مسیح کو [illegible] ضرورت تھی۔

مباحثہ میں بھی اصول رکھا جاوے کہ قرآن شریف مقدم ہے یہ منوا کر ان سے کہا جاوے تقدم قرآن تو اب مقبولہ فریقین ہے باقی امور اسی سے فیصلہ کر لو۔ اگر حدیث پر سارا مدار ہے تو قرآن کی کیا ضرورت ہے جو کہتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم جھوٹے دھوکہ ہیں۔ انه لعلم للساعة کے یہ معنی ہیں کہ یہودیوں کے ادبار اور ذلت کی نشانی مسیح کے آنے کا وقت تھا اور جعلنٰه مثلا لبنی اسرائیل بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے ساعة کے معنے آخرت کے بھی ہیں۔

ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته کے یہ معنے کرتے ہیں کہ وہ اُسوقت تک زندہ موجود رہیگا جب آویگا تو کل اہل کتاب ایمان لاوینگے اسکے متعلق ابی ہریرہ کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ تفسیر مظہری میں اسکے اوپر کسقدر مطاعن ہیں یہ کہنا کہ کل لوگ اُسوقت ایمان لاوینگے غلط ہے قرآن سے ثابت ہے کہ قیامت تک کافر رہینگے...... قرآن کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیئے قرآن کے نصوص قطعیہ بالکل فیصلہ کر دیتے ہیں سورہ تحریم میں ہے کہ مسیح بن مریم اسی اُمت میں سے ہوگا سورۃ النور میں ہے کہ تمام خلیفہ اسی اُمت میں سے ہونگے رسول اللہ صلعم نے آنیوالے مسیح کا نام حکم رکھا ہے یہ اسطرف اشارہ ہے کہ بہت فرقے ہونگے جس سے ثابت ہوتا ہے غلطیاں کثرت سے ہونگی۔ قرآن میں نزول کے معنے مختلف مقام پر مختلف ہیں اگر اعتراض ہو کہ پھر نزول کا لفظ استعمال کیوں کیا ہوا اور کوئی لفظ حدیث میں کیوں نہ آیا تو جواب یہ ہے کہ مسلم کی ایک حدیث میں مبعوث کا لفظ بھی آیا ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال ہوا کہ اُسوقت کل برکات اور فیوض اُٹھ جاوینگے اور پھر آسمان سے نازل ہونگی قرآن میں خود آنحضرت کیبارے میں ہے کہ ہم نے اُسے آسمان سے نازل کیا اور آسمان ہی سے پانی بھی اُترتا ہے اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو کوئیں بھی پانی نہیں دیتے لمبے قحطوں میں اکثر ایسا ہوا ہے۔ کیا آنحضرت صلعم کی ان لوگوں کو وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا بلکہ آنحضرت صلعم کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے ہم قرآن سے پوچھے جاوینگے نہ کہ زید و بکر کے جمع کردہ ذخیرہ سے یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر کیوں نہ ایمان لائے پوچھا تو یہ جاویگا کہ قرآن کو کیوں نہ مانا۔

بحث کے قواعد ہمیشہ یاد رکھو اول قواعد مرتب ہوں پھر سوال مرتب ہوں کتاب اللہ کو مقدم رکھا جاوے۔ احادیث انکے اقرار کے بموجب ظنیات ہیں یعنی صدق اور کذب کا انہیں احتمال ہے انکے یہ معنے ہیں کہ ممکن ہے کہ سچ ہو اور ممکن ہے کہ جھوٹ ہو لیکن قرآن شریف ایسے احتمالات سے پاک ہے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی قرآن شریف تک ہی ہے پھر آپ فوت ہو گئے اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار انپر ہوتا تو آنحضرت فرما جاتے کہ میں نے احادیث جمع نہیں کیں فلاں فلاں آوے گا تو جمع کریگا تم انکو ماننا۔

قرآن کا نام فرقان رکھا ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اب اسکا نام فرقان نہیں؟ اول قرآن مقدم رکھا جاوے دوسری سنت۔ سنت یہ ہے کہ قرآن میں جو احکام آئے آنحضرت صلعم نے خود کر کے انکو دکھلا دیا جیسے نماز پڑھکر بتلا دی کہ صبح کی یوں ہوتی ہے شام کی یوں جیسے جیسے آنحضرت صلعم نے قرآن شریف سے استنباط کئے۔ ویسے ویسے آپ بتلاتے رہے اور جو آپکے اقوال تھے انکا نام حدیث ہے۔ ایک سنت یہ بھی ہے کہ آپ فوت ہو گئے قرآن شریف میں تھا کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل یعنی سب مر گئے وہ بھی مریگا خدا کی بات پوری ہو گئی کہ آپ مر گئے۔

ہمارے ہاتھ میں تو ایک نظیر ہے اگر یہ پوچھیں کہ جو تاویل (نزول مسیح کی) تم پیش کرتے ہو کسی نے آگے بھی کی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے بارے میں تمکو مصیبت پڑی ہے (یعنی مسیح) اُس نے خود یہ تاویل کی ہے اسکو بھی اُسوقت مصیبت پڑی تھی تو ہماری جماعت میں داخل ہو کر آخر اسکی رہائی ہوئی۔ نظیر بھی کوئی شے ہوتی ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی سنت کو بطور نظیر کے پیش کیا کرتا ہے اگر آنحضرت دوبارہ آجاتے تو کوئی حرج نہ تھا آپنے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا نہ آپ خدا بنائے گئے مگر خدا نے مسیح کے منہ سے نکلوا کر اقرار کرا لیا کہ دوبارہ آنیکے یہ معنے ہوتے ہیں۔

کوئی بادشاہ وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے اسکی بادشاہی میں خلل آوے...... پس خدا کیوں ایسا طریق اختیار کرے جس سے اسکی خدائی میں بٹا لگے۔ پھر میاں فتح دین صاحب نے کہا ہم لوگ بڑے [illegible] کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا نذر ہو رہا ہے حضرت اقدس نے فرمایا میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جسکو دل سے خدا سے تعلق ہے اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔

ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ انکی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی انہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مرونگا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی امید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مر گیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا انہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اسلئے میں مسلمانوں کو دھوکا نہیں دینا چاہتا اسکے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہو گئے اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہو کر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن بننا چاہیئے مومن ہو تو خدا رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوتا جب تک کہ انسان عزم نہ کر لے ایک چور اگر بازار میں جاتا ہوا ایک صراف کی دکان پر روپوں کا ڈھیر دیکھے اور اُسے خیال آوے کاش کہ میرے پاس بھی اسقدر روپیہ ہو اور پھر اُسے چرانے کا ارادہ کرے مگر قلب اُسے لعنت کرے اور باز رہے تو گنہگار نہ ہوگا اور اگر وہ پختہ ارادہ کر لے کہ اگر موقع ملا تو ضرور چرا لونگا تو گنہگار ہوگا۔

مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء
بروز شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے تمام راہ میاں فتح دین صاحب مولوی حضرت اقدس کے مخاطب رہے حضرت اقدس بار بار اُنکے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہیئے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اُسکو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز رد نہیں سکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنی استنباط جو کہ اُنہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے اور حضرت اقدس مختلف طور پر اُنکو سمجھاتے رہے اس لئے ہم حضرت اقدس کے کلمات کو مختصراً درج کرتے ہیں۔

ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم خود قائل ہو کہ اصح کتاب قرآن شریف ہے احادیث ۱۵۰ برس بعد جمع ہوئیں پھر اُنمیں باہم تناقض ہے ایک میں مہدی کا ذکر ہے ایک میں ہے لا مہدی الا عیسیٰ ایک طرف مہدی کی حدیث ضعیف لکھی ہے یہ کہتے ہیں کہ مسیح اوپر سے اُتریگا تو ایک طرح سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے جب قرآن شریف بار بار وہ کہے اُنسے منع کرتا ہے تو حدیث جو کسی طرح سے خواہ حقیقتاً خواہ استعارہ کیطور پر قرآن شریف کے برابر نہ آسکے تو وہ ہر حال میں ناقابل اعتبار ٹھہریگی ورنہ اسطرح سارا اسلام درہم برہم ہو جاویگا تمام ستون اور مدار اسلام کا قرآن پر ہے جب قرآن شریف میں ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گئے پھر انکار کیا۔

پھر فلما توفیتنی کی نسبت آپ مولوی فتح دین کو سمجھاتے رہے۔ پھر احادیث کے بیان کیطرف رجوع کر کے فرمایا کہ اگر انکا حدیث پر اسقدر اعتبار ہے تو رفع یدین کی جو ۱۰۰ احادیث آئی ہیں اُسپر کیوں نہیں عمل کرتے ہمارا مسئلہ خدا کی سُنت قدیمہ کے موافق ہے جیسے یہ آمد کے منتظر ہیں ویسے ہی یہودی الیاس کے منتظر تھے پیغمبر کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اُسکا علم اتنا وسیع ہو جیسے خدا کا ہے پیغمبر پر جائز ہے کہ بعض امور کی تفصیل اُسپر نہ کھل سکے جیسے کہ بہت سے آخرت کے امور ہیں کہ انسان کو مرنیکے بعد معلوم ہوتے ہیں تو پھر یہ لوگ اپنے علم پر کیوں اسقدر باتیں کرتے ہیں یہودیوں کو الیاس کی انتظار تھی مسیح نے کہا کہ یحییٰ الیاس ہے خواہ قبول کرو خواہ نہ پھر اُسیوقت جا کر یحییٰ سے دریافت کیا اور دریافت بھی ایسے الفاظ سے کیا ہو کہ اُسے یہی جواب دینا پڑا کہ میں وہ الیاس نہیں۔

ہمنے دیکھا ہے کہ یہ بار بار احادیث پیش کرتے ہیں اور اُنہیں سے نزول کو لیتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر اُسی مسیح نے آنا تھا تو پھر رسول اللہ صلعم نے آنیوالے کا حلیہ کیوں الگ بتلایا اور کہا کہ آنیوالے مسیح کو تم اسطرح پہچانو۔ اسکی کیا ضرورت تھی۔

مباحثہ میں بھی اصول رکھا جاوے کہ قرآن شریف مقدم ہے یہ منوا کر اُنسے کہا جاوے تقدم قرآن تو اب مقبولہ فریقین ہے باقی امور اسی سے فیصلہ کر لو۔ اگر حدیثوں پر سارا مدار ہے تو قرآن کی کیا ضرورت ہے جو کہتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم چھوٹے وہ کہتے ہیں انہ لعلم للساعۃ کے یہ معنے ہیں کہ یہودیوں کے ادبار اور ذلت کی نشانی مسیح آنے کا وقت تھا اور جعلناہ مثلا لبنی اسرائیل بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے ساعۃ کے معنے آخرت کے بھی ہیں۔

ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ وہ اب تک زندہ موجود ہیں جب آوینگے تو کل اھل کتاب ایمان لاوینگے اسکے متعلق ابی ہریرہ کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ تفسیر مظہری میں اسکے اوپر کسقدر مطاعن ہیں یہ کہنا کہ کل لوگ اُسوقت ایمان لاوینگے غلط ہے قرآن سے ثابت ہے کہ قیامت تک کافر رہینگے...... قرآن کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیئے قرآن کے نصوص قطعیہ بالکل فیصلہ کر دیتی ہیں سورہ تحریم میں ہے کہ مسیح بن مریم اسی اُمت میں سے ہوگا سورۃ النور میں ہے کہ تمام خلیفہ اسی اُمت میں سے ہونگے رسول اللہ صلعم نے آنیوالے مسیح کا نام حکم رکھا ہے یہ اسطرف اشارہ ہے کہ بہت فرقہ ہونگے جس سے ثابت ہوتا ہے غلطیاں کثرت سے ہونگی۔ قرآن میں نزول کے معنی مختلف مقام پر مختلف ہیں اگر اعتراض ہو کہ پھر نزول کا لفظ استعمال کیوں کیا ہوا اور کوئی لفظ حدیث میں کیوں نہ آیا تو جواب یہ ہے کہ مسلم کی ایک حدیث میں **مبعوث** کا لفظ بھی آیا ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال ہوا کہ اُسوقت کل برکات اور فیوض اُٹھ جاوینگے اور پھر آسمان سے نازل ہونگی قرآن میں خود آنحضرت کے بارے میں ہے کہ ہمنے اُسے آسمان سے نازل کیا اور آسمان ہی سے پانی بھی اُترتا ہے اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو کوئیں بھی پانی نہیں دیتے لمبے قحطوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کیا آنحضرت صلعم کی ان لوگوں کو وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا بلکہ آنحضرت صلعم کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے ہم قرآن سے پوچھے جاوینگے نہ کہ زید و بکر کے جمع کردہ سرمایہ سے یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر کیوں نہ ایمان لائے پوچھا تو یہ جاویگا کہ قرآن کو کیوں نہ مانا۔

بحث کے قواعد ہمیشہ یاد رکھو اول قواعد مرتب ہوں پھر سوال مرتب ہوں کتاب اللہ کو مقدم رکھا جاوے۔ احادیث انکے اقرار کے بموجب ظنیات ہیں یعنی صدق اور کذب کا اُنمیں احتمال ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ ممکن ہے کہ سچ ہو اور ممکن ہے کہ جھوٹ ہو لیکن قرآن شریف ایسے احتمالات سے پاک ہے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی قرآن شریف تک ہی ہے پھر آپ فوت ہو گئے اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار انپر ہوتا تو آنحضرت فرما جاتے کہ میں نے احادیث جمع نہیں کی فلاں فلاں آوے گا تو جمع کریگا تم اُنکو ماننا۔

قرآن کا نام فرقان رکھا ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اب اسکا نام فرقان نہیں؟ اول قرآن مقدم رکھا جاوے دوسری سُنت۔ سُنت یہ ہے کہ قرآن میں جو احکام آئے آنحضرت صلعم نے خود کر کے اُنکو دکھلا دیا جیسے نماز پڑھ کر بتلا دی کہ صبح کی یوں ہوتی ہے شام کی یوں جیسے جیسے آنحضرت صلعم نے قرآن شریف سے استنباط کئے۔ ویسے ویسے آپ بتلاتے رہے اور جو آپکے اقوال تھے اُنکا نام حدیث ہے۔ ایک سُنت یہ بھی ہے کہ آپ فوت ہو گئے قرآن شریف میں تھا کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی سب مر گئے وہ بھی مریگا خدا کی بات پوری ہو گئی کہ آپ مر گئے۔

ہمارے ہاتھ میں تو ایک نظیر ہے اگر یہ پوچھیں کہ جو تاویل (نزول مسیح کی) تم پیش کرتے ہو کسی نے آگے بھی کی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے بارہ میں تمکو مصیبت پڑی ہے (یعنی مسیح) اُس نے خود یہ تاویل کی ہے اسکو بھی اُسوقت مصیبت پڑی تھی تو ہماری جماعت میں داخل ہو کر آخر اُسکی رہائی ہوئی۔ نظیر بھی کوئی شے ہوتی ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی سُنت کو بطور نظیر کے پیش کیا کرتا ہے اگر آنحضرت دوبارہ آجاتے تو کوئی حرج نہ تھا آپنے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا نہ آپ خدا بنائے گئے مگر خدا نے مسیح کے مونہہ سے نکلوا کر اقرار کرا لیا کہ دوبارہ آنیکے یہ معنے ہوتے ہیں۔

کوئی بادشاہ وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے اُسکی بادشاہی میں خلل آوے...... پس خدا کیوں ایسا طریق اختیار کرے جس سے اُسکی خدائی میں بٹہ لگے۔ پھر میاں فتح دین صاحب نے کہا ہم لوگ بڑے خطا کار ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے حضرت اقدس نے فرمایا میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جسکو دل سے خدا سے تعلق ہے اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔

ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ اُنکی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی اُنہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مرونگا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی اُمید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مر گیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا اُنہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اسلئے میں مسلمانوں کو دھوکا نہیں دینا چاہتا اسکے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہو گئے اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہو کر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن بننا چاہیئے مومن ہو تو خدا رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوتا جب تک کہ انسان عزم نہ کرے ایک چور اگر بازار میں جاتا ہوا ایک صراف کی دکان روپوں کا ڈھیر دیکھے اور اُسے خیال آوے کاش [illegible] یہ ہو اور پھر اُسے چرانے کا ارادہ [illegible] اور باز رہے تو گنہگار نہ ہوگا اور [illegible] قع ملا تو ضرور چرا لونگا تو گنہگار ہوگا۔

آدم کے قصہ میں بھی خدا فرماتا ہے ولم نجد لہ عزمًا یعنی ہمنے اسکی عزیمت نہیں پائی۔ **عصٰی** آدم کے معنے ہیں کہ صورت عصیان کی ہی مثلاً آقا ایک غلام کو کہے کہ فلان رستہ جاکر فلان کام کرآؤ تو وہ اگر اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے لیکن وہ نافرمان نہ ہوگا صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پر مواخذہ نہیں۔

پھر کسی نے خرگوش کے حلال ہونے پر حضرت اقدس سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ اصل اشیاء میں **حلت** ہی ہے حرمت جبتک نص قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی۔ حدیث کے متعلق ہمارا مذہب ہے کہ ضعیف سے ادنی بھی ہو تو اسپر عمل کر لیا جاوے جبتک کہ وہ مخالف قرآن نہ ہو۔ پھر سنت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے رفع یدین پر کیوں عمل نہ کیا اسوقت حدیث کے راوی نہ تھے راوی تو پیچھے تھے مگر چونکہ یہ سنت اسوقت انکو نظر نہ آئی اس لئے انہوں نے عمل نہیں کیا۔......... مولویوں کی بدقسمتی ہے کہ یہود و نصاریٰ محرف و مبدل توریت کو لئے پھرتے ہیں اور یہ بجائے قرآن کے حدیثوں کو لئے پھرتے ہیں۔

نماز جنازہ پڑھنے پر آپنے فرمایا

کہ رسول اللہ صلعم نے ایک منافق کو کرتہ دیا اور اُسکے جنازہ کی نماز پڑھی۔ ممکن ہے کہ اُسنے غرغرہ کے وقت توبہ کرلی ہو مومن کا کام ہے کہ حسن ظن رکھے اسی لئے نماز جنازہ کا جواز رکھا ہے کہ ہر ایک کی پڑھ لیجاوے ہاں اگر کوئی سخت معاند ہو یا فساد کا اندیشہ ہے تو نہ پڑھنی چاہیئے ہماری جماعت کے سر پر فرضیت نہیں ہے بطور احسان کے ہماری جماعت دوسری غیر از جماعت کا جنازہ پڑھ سکتی ہے۔

وصل علیہم ان صلوٰتک سکن لھم اسمیں صلوٰۃ سے مراد جنازہ کی نماز ہے سکن لھم دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی دعا گنہگار کو سکینت اور ٹھنڈک بخشتی تھی

فلما توفیتنی سے دو فایدہ ہماری جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ عیسیٰ؈ اسمیں کہتے ہیں کہ میری وفات کے بعد میری اُمت بگڑی ہے جسکی مجھکو خبر نہیں ہے پس اگر عیسیٰ؈ ابھی تک نہیں فوت ہوئے تو پھر یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ ابھی تک عیسائی صراط مستقیم پر ہیں اور بہ لحاظ دین کے اُنمیں کوئی فساد نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر اس آیت کا اطلاق اُنپر اُنکے دوبارہ آنیکے بعد ہی تو اس صورت میں مسیح؈ بہت کذاب ٹھہرتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہے اور اپنی قوم کی بد اعتقادی کی حالت دیکھکر اُنہوں نے اُن کی اصلاح کی اور صلیب کو توڑا اور خنزیروں کو قتل کیا اور پھر باوجود اس کامل علم کے خدا کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ مجھکو خبر نہیں ہے۔ پھر اتنے میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

عصر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس فرمائی سید سرور شاہ صاحب اور عبد اللہ صاحب کشمیری جو کہ موضع مدہ میں تبلیغ اور مشاہدہ کے لئے تشریف لے گئے تھے بخیر و عافیت واپس آئے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی اور وہاں کے جلسہ مباحثہ کی مختصر تفصیل سنانے لگے۔ حضرت اقدس نے اختصارًا اُن تمام باتوں کا اعادہ کیا جو کہ آپنے پیشتر فرمائی تھیں کہ مباحثہ میں ہماری جماعت کو کیا پہلو اختیار کرنا چاہیئے اور پھر تمام کیفیت مباحثہ سننے کے لئے شام کا وقت مقرر ہوا نماز پڑھی گئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے جلوس فرماتے ہی حکم صادر فرمایا کہ مباحثہ موضع مدہ کی کارروائی سنائی جاوے چنانچہ عبد اللہ کشمیری صاحب اُٹھکر سنانے لگے۔ سب سے اول حضرت اقدس کو اس امر پر کمال افسوس ہوا کہ فریقین نے صرف بیس بیس منٹ اپنے اپنے دعاوی کے متعلق دلائل لکھنے کے لئے قبول کئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسی صورتمیں ہرگز مباحثہ قبول نہیں کرنا چاہیئے تھا یہ تو ایک قسم کا خون کرنا ہے جب ہم مدعی ہیں تو ہمیں اپنے دعاوی کے دلائل لکھنے کے واسطے تفصیل کی ضرورت ہے جو کہ وقت چاہتی ہے اور جب دلائل لکھے جاتی ہیں تو توجہ ہوتی ہے اسمیں فیضان الٰہی ہوتا ہے اُسکا ہم کیا وقت مقرر کر سکتے ہیں کہ کب تک ہو۔ غرضیکہ حضرت اقدس نے اس بات کو بالکل ناپسند فرمایا کہ وقت میں کیوں تنگی اختیار کی گئی۔

پھر عبد اللہ صاحب کشمیری نے وہ تمام تحریریں پڑھکر سنائیں ہماری جماعت کی طرف سے مذکورہ بالا دو اصحاب تھے اور فریق مخالف کیطرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تھے۔ مباحثہ اس طریق سے ہوا تھا کہ مصدق فریق نے وفات مسیح۔ نزول مسیح اور حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونیکے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے اور مکذب فریق نے اسکی تکذیب کے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے ہر ایک فریق ہر ایک امر پر بیس بیس منٹ تک لکھتا تھا اور سنا دیتا تھا پھر ایک دوسرے کا دونوں جواب الجواب لکھتے تھے بہر حال فریق مکذب نے اس مباحثہ میں قرآن کی طرف مطلق رجوع نکیا اور مصدق فریق نے جو جو معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کئے تھے اُنکا اُس سے کوئی جواب بن نہ آیا چنانچہ پریزیڈنٹ جلسہ نے اُٹھکر علانیہ بیان کر دیا کہ فلما توفیتنی کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب سے کوئی بن نہیں آیا۔

اسکی روئداد سننے پر حضرت اقدس پھر اُنہیں امور کا بار بار اعادہ فرماتے رہے جو کہ سیر میں مناظرہ اور مباحثہ کے متعلق فرماتے تھے تاکہ سامعین کے ذہن نشین وہ باتیں ہو جاویں پھر اسکے بعد نماز عشاء ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور آتے ہی پھر اُس مناظرہ پر جسکی کارروائی گذشتہ شب کو درج کی جاچکی ہے گفتگو شروع کی۔ آپنے فرمایا کہ آجکل ان مولویوں کا دستور ہے کہ چالیس پچاس جھوٹ ایکدفعہ ہی بیان کر دیتے ہیں اب اُن کا فیصلہ یہ چار منٹ میں دوسرا فریق کسطرح کرے پادریوں کا بھی یہی طریق ہے کہ ایک دم اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ ایک اعتراض چن لیوے اور اول اُسپر فیصلہ کر کے پھر آگے چلے اور دوسرا لیوے اول قواعد مقرر کئے جاویں یہ امر بھی دیکھا جاوے کہ منہاج نبوت کو مانتا ہے کہ نہیں اُس نے بار بار عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی کا تکرار کیا کہ وہ پوری نہ ہوئی اگر منہاج نبوت کا فیصلہ اول کر لیا جاتا تو اسطرح کا دھوکا کب دے سکتا تھا۔ یونس نبی کی پیشگوئی موجود تھی اُسمیں کوئی شرط بھی نہ تھی اور در منثور میں بھی حدیث ہے کہ یونس نے کہا کہ لن ارجع کذابًا یعنی میں جھوٹا کہلا کر واپس نہ جاؤنگا۔ دیکھو اس میں کوئی شرط نہ تھی وعید میں خدا کو حق لازم نہیں آتا کہ ضرور پورا کرے دیکھا جاتا ہے کہ جب بلا آتی ہے تو صدقہ خیرات کرنیسے ٹل جاتی ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ ایسی بلا کا قبل از وقت بیان نہیں ہوتا نہ اُسکی پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی میں بلا کا قبل از وقت بیان کر دیا جاتا ہے بہر حال وہ بھی خدا کے علم میں تو قبل از وقت ہی ہوتی ہے قرآن میں بار بار ذکر ہے کہ ہم نے فلان قوم کی ہلاکت کا ارادہ کیا مگر جب اُنہوں نے توبہ کی۔ تو پھر عذاب ہلاکت ٹل گیا۔ توریت میں بھی ذکر ہے کہ موسیٰ؈ کی دعا سے بار بار عذاب ٹلتا رہا وعید میں تخلف جائز ہے اہل کتاب کا کوئی ایسا فرقہ نہیں کہ جو اسے نہ مانتا ہو ہندو بھی مانتے ہیں کہ صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے جب ٹل گئی تو پیشگوئی بدل گئی۔ قرآن میں بھی ہے یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی عذابی پیشگوئیاں کا بعض حصہ تو پورا ہوگا اور بعض بوجہ توبہ و استغفار ٹل جاویگا۔ منہاج نبوت کو دیکھا جاوے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاؤں سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ابھی نہیں مروگے کہ میں واپس آجاؤنگا تو یہ آپکا اجتہاد تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک انکی آنے سے یہ مراد نہ تھی بلکہ دوسرے کا آنا تھا اور ممکن ہے کہ الیاس کا بھی یہ خیال ہو کہ میں ہی واپس آؤنگا اسیطرح پیغمبر خدا صلعم نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلا آیا خود آنحضرت کا اجتہاد اسطرف دلالت کرتا تھا کہ ہم فتح کر لیوینگے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا اسی طرح ایکدفعہ آپنے کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کیطرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپکا اجتہاد تھا خدا پر یہ امر لازم نہ تھا کہ ہر ایک باریک امر آپکو بتلا دیوے۔ پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت کو قبول کروا کر اُس کے دستخط کروا لینے چاہئیں۔ پھر آتھم والی پیشگوئی کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں توبہ

لکھا ہوا ہے کہ بشرطیکہ اسکی طرف رجوع نکرے یہ تو نہیں لکھا کہ بشرطیکہ مسلمان ہو جاوے اس سے اصل وہ رسول اللہ کو دجال لکھ چکا تھا اور یہی وجہ مباحثہ کی تھی۔ پھر جب میں نے پیشگوئی سنائی تو اُسنے اُسیوقت کانوں پر ہاتھ دھرے اور کہا کہ توبہ توبہ میں تو دجال نہیں کہتا۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ صرف عیسائی ہونا یا بت پرست ہونا اس امر کا موجب نہیں ہوتا کہ دنیا میں عذاب دیا جاوے ایسے عذابوں کے لئے تو قیامت کا دن مقرر ہے۔ عذاب ہمیشہ شوخیوں پر آتا ہے اگر ابو جہل وغیرہ شرارتیں نہ کرتے تو عذاب نازل نہ ہوتا۔ نری باطل مذہب کی پابندی پر نہ کوئی عذاب آتا ہے نہ کوئی پیشگوئی۔ ہمیشہ زیادہ شوخیوں پر پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ یہود کو مغضوب علیھم اسی لئے کہا کہ اُنہوں نے شوخیاں کیں گستاخیاں کیں اُن پر غضب وارد ہوئے لیکن ضالین کو مغضوب علیہم نہ کہا حالانکہ آخرت میں تو عذاب یہود کو بھی ہونا ہے اور نصاریٰ کو بھی۔ مگر چونکہ اُنہوں نے شوخی نہ کی اس لئے دنیا میں اُن پر غضب نازل نہیں ہوا۔ انسان کیسے ہی بت پرست انسان پرست کیوں نہ ہو مگر جب تک شرارت نہ کرے عذاب نہیں آتا اگر ان باتوں پر بھی عذاب دنیا میں ہی آجاوے تو پھر قیامت کو کیا ہوگا۔ یہود پر عذاب اسی لئے آئے کہ اُنہوں نے پیغمبروں کو دکھ دئے اُنکے قتل کے منصوبے کئے اُنکی گستاخیاں کیں کافروں کے لئے اصل زندان تو قیامت ہی ہے اسپر سوال ہوتا ہے کہ پھر دنیا میں کیوں عذاب آتا ہے تو جواب یہی ہے کہ شوخیوں کیواسطے آتا ہے۔

عوام الناس سے ہمیشہ موٹی موٹی باتیں کرنی چاہئیں خدا تعالیٰ نے جو معجزات نبوت کی جزو رکھی ہیں اُسکی وجہ یہ ہے کہ عوام فائدہ اُٹھاویں کیونکہ خواص کے لئے معجزات کی ضرورت نہیں ہوتی اُنکے لئے تو حقائق اور معارف ہی کافی ہیں عوام چونکہ یہ معرفت نہیں ہوتی اسلئے اُنکے خوش کرنیکو معجزات رکھے گئے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر توجہ نہ فرمائی مولوی عبدالکریم صاحب تھوڑی دیر مجلس کی مگر کوئی بات قابل تذکرہ نہ ہوئی۔ پھر مولوی صاحب تشریف لائے تو آپ نماز پڑھکر تشریف لیگئے۔

عصر اسوقت نماز کے بعد حضرت اقدس نے الحکم اور البدر کے ایڈیٹروں کو بلا کر تاکید کی کہ وہ مضامین کے قلم بند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہا کریں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کوئی بات غلط پیرایہ میں بیان ہو جاوے یا کسی الہام کے الفاظ غلط شائع ہوں تو اُس سے معترض لوگ دلیل پکڑیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے مضامین مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو دکھا لیا کریں اسمیں آپکو بھی فائدہ ہے اور تمام لوگ بھی غلطیوں سے بچتے ہیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب حسب دستور جلوس فرما کر مباحثہ موضع مدہ کے حسن و قبح پر ... لوگ عوام ... کے واسطے عجیب ... کوئی کام نہیں ہوتا۔

اسپر مولانا عبدالکریم صاحب اور مولانا حکیم نورالدین صاحب نے اپنے اپنے مباحثات سنائے جنمیں مخالفین نے عوام الناس کو اصل مقام بحث سے بالکل الگ تھلگ باتیں سنا کر اس لئے بھڑکایا تھا کہ جنگ اور فساد ہو اور عام جہال مولانا صاحبان کی آبرو پر حملہ کریں۔ حکیم نورالدین صاحب کے واقعات ایک خارق عادت رنگ رکھتے تھے کہ عین مباحثہ کی اوقات میں اُنہوں نے مخالفت عام دیکھکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایسے اسباب اُسی وقت پیدا ہوگئے کہ جماعت مخالف کو نیچا دیکھنا پڑا۔ یہ تمام اذکار اور نظائر اس لئے سنائے گئے تھے کہ ہماری بھائی ہمیشہ مباحثہ میں اس امر کا خیال رکھیں کہ لوگوں کے فہم کے مطابق باتیں کریں جو لوگ باریک بین اور نکتہ رس نہیں ہوتے اُنکے روبرو باریک باریک حقایق اور معارف بیان کرنے گویا دیدہ و دانستہ مخالف کو ڈگری دینی ہوتی ہے۔

فرمایا ولدالزنا میں حیا کا مادہ نہیں ہوتا اسی لئے خدا تعالیٰ نے نکاح کی بہت تاکید کی ہے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۳ نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور سیر کو چلے اور راستہ میں امر تبلیغ کا تذکرہ فرمایا کہ مباحثات میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ فریق مخالف اپنی وہ باتیں سامعین کو دھوکا نہ دے جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سامعین کے باطل عقائد کے موافق یہ لوگ ہماری طرف سے ایسی باتیں اُنکو سناتے ہیں کہ جن سے وہ لوگ مغایرت ... برانگیختہ ہو جاویں ایسی صورتمیں پھر خواہ اُنکے آگے کچھ ہی کہو وہ لوگ ایک نہیں سنتے۔ جیسے مولوی صاحب نے کل اپنا ذکر سنایا تھا۔ اور پھر طریق بحث پر ایک جگہ فرمایا کہ بلاغت کا کمال یہ بھی ہے کہ ایک بات دوسرے کے دل تک پہونچائی جاوے ورنہ اگر کوئی کلام اس قابل ہو کہ آب زر سے لکھی جاوے مگر متکلم اُسے سمجھ نہیں سکتا تو پھر وہ فصیح نہ کہلاویگی اس لئے کلام کرنے والے کو یہ تمام پہلو مدنظر رکھنے چاہئیں۔

کافروں کے لئے درمیانی خوشی ہوتی ہے اور انجام کی خوشی متقیوں کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ایک دم میں سب کا خاتمہ کر سکتا ہے مگر وہ رونق چاہتا ہے جب تک مکذب نہ ہوں تو پھر مصدق کی حقیقت کیسے معلوم ہو سکتی ہے مکذبوں کے ذریعہ سے ہی حقائق معارف کھلتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اور نصرت کا پتہ ملتا ہے اگر ایک شخص کے دل میں ماں کی محبت ہے تو اُسکا کسی کو علم نہ ہوگا مگر جب کوئی اُسے ماں کی گالی دیوے تو جھٹ اُسے غصہ آویگا اور معلوم ہو جاویگا کہ ماں کی محبت اسکے دل میں ہے۔

ان ہمارے مخالفوں کو غلطیاں نکالنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا جبتک وہ اپنا منصب عربی دانی کا ثابت نہ کریں تب تک اُنکو غلطی نکالنے کا حق نہیں ہے اعتراض کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول زبان پر پورا احاطہ ہو اگر ان لوگوں کو عربی کا علم ہے تو ہم جو دس سال سے رسالہ لکھ لکھ کر مقابلہ پر بلا رہے ہیں اُنہوں نے آجتک دس سطریں ہی دکھائی ہوتیں ورنہ جہالت سے تکذیب کرنیسے کیا بنتا ہے یہ خدا کی قدرت ہے کہ یہ لوگ بالمقابل لکھ نہیں سکتے ورنہ املا کرنا کیا مشکل امر ہے مگر ہمارے مقابلہ میں خدا نے انکی زبانوں کو بند کر دیا ہے

فرمایا کہ دلایل میں بات کے ... نے کیواسطے بھی ایک ڈھب ہوتا ہے کیونکہ اب تلوار کی لڑائی تو ہے نہیں زبانوں تک ہی ہے اس لئے زبان کی تلوار جب مارے تو ایسی نہ مارے ایسی ضرب مارے کہ دو ٹکڑے ہو جاویں میں نے بارہا ارادہ کیا ہے کہ یہ لوگ میرے زانو بزانو بیٹھکر عربی لکھیں۔ مگر دل فتویٰ دیتا ہے کہ یہ لوگ کبھی نہ آوینگے کیونکہ انکے دلوں پر رعب پڑ گیا ہے تو اب جبکہ شکار ہمارے نزدیک نہیں آتا تو ہمیں چاہیئے کہ دور سے بذریعہ بندوق کے نشانہ بنا دیں۔

پھر اس اثنا میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے اور تھوڑی دیر مجلس کی۔ مدہ کے مباحثہ کا ذکر ہوتا رہا کہ درحقیقت ہمنے فتح پائی ہے صرف اتنی بات ہے کہ وہ دیہات کے لوگ ہیں اُن کو ان باریک باتوں کی سمجھ نہیں آئی ہے مجھے خوشبو آتی ہے کہ آخرکار فتح ہماری ہے دسمبر کے آخر تک جو نشان ظاہر ہونے والے ہیں شاید یہ بھی اُنہیں سے ایک عظیم الشان نشان ہو جاوے یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے جیسے فرمایا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ آنحضرت صلعم کو بھی ۱۳ برس تک مکروہات ہی پہونچتے رہے۔

پھر اس کے بعد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت حضرت اقدس تشریف لا کر پھر مباحثہ مدہ کے متعلق ذکر کرتے رہے۔

خدا کے برگزیدوں کی یہی عجیب حالت ہوتی ہے کہ جب ایک بات کیطرف توجہ ہو جاوے تو پھر رات دن اُسی کیطرف توجہ رہتی ہے گویا کہ بالکل اُسمیں مستغرق ہیں اور دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے میر صاحب نے عبدالصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں

ہے کہ بشرطیکہ اسکی طرف رجوع نکرے یہ تو نہیں لکھا کہ بشرطیکہ مسلمان ہو جاوے اس سے اول وہ رسول اللہ کو دجال لکھ چکا تھا اور یہی وجہ مباحثہ کی تھی۔ پھر جب میری پیشگوئی سنائی تو اُسنے اُسیوقت کانوں پر ہاتھ دہرے اور کہا کہ توبہ توبہ میں تو دجال نہیں کہتا۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ صرف عیسائی ہونا یا بت پرست ہونا اس امر کا موجب نہیں ہوتا کہ دنیا میں عذاب آوے ایسے عذابوں کے لئے تو قیامت کا دن مقرر ہے۔ عذاب ہمیشہ شوخیوں پر آتا ہے اگر ابوجہل وغیرہ شرارتیں نہ کرتے تو عذاب نازل نہ ہوتا۔ نری باطل مذہب کے پابند ہونے پر نہ کوئی عذاب ہوتا ہے نہ کوئی پیشگوئی۔ ہمیشہ زیادہ شوخیوں پر پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ یہود کو مغضوب علیھم اسی لئے کہا گیا کہ اُنہوں نے شوخیاں کیں گستاخیاں کیں اُنپر غضب وارد ہوئے لیکن ضالین کو مغضوب علیہم نہ کہا حالانکہ آخرت میں تو عذاب یہود کو بھی ہونا ہے اور نصاریٰ کو بھی۔ مگر چونکہ اُنہوں نے شوخی نہ کی اس لئے دنیا میں اُنپر غضب نازل نہیں ہوا۔ انسان کیسے ہی بت پرست انسان پرست کیوں نہ ہو مگر جب تک شرارت نہ کرے عذاب نہیں آتا اگر ان باتوں پر بھی عذاب دنیا میں ہی آجاوے تو پھر قیامت کو کیا ہوگا۔ یہود پر عذاب اسی لئے آئے کہ اُنہوں نے پیغمبروں کو دکھ دئے اُنکے قتل کے منصوبے کئے اُنکی گستاخیاں کیں کافروں کے لئے اصل زندان تو قیامت ہی ہے اسپر سوال ہوتا ہے کہ پھر دنیا میں کیوں عذاب آتا ہے تو جواب یہی ہے کہ شوخیوں کیواسطے آتا ہے۔

عوام الناس سے ہمیشہ موٹی موٹی باتیں کرنی چاہئیں خدا تعالےٰ نے جو معجزات نبوت کی جزو رکھی ہیں اُسکی وجہ یہ ہے کہ عوام فائدہ اُٹھاویں کیونکہ خواص کے لئے معجزات کی ضرورت نہیں ہوتی اُنکے لئے تو حقایق اور معارف ہی کافی ہیں مگر عوام چونکہ یہ معرفت نہیں ہوتی اس لئے اُنکے خوش کرنیکو معجزات رکھے گئے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر بوجہ آمد مولوی عبدالکریم صاحب تھوڑی دیر مجلس کی مگر کوئی بات قابل تذکرہ نہ ہوئی۔ پھر مولوی صاحب تشریف لائے تو آپ نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت نماز کے بعد حضرت اقدس نے الحکم اور البدر کے ایڈیٹروں کو بلا کر تاکید کی کہ وہ مضامین کے قلم بند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہا کریں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کوئی بات غلط پیرایہ میں بیان ہو جاوے یا کسی الہام کے الفاظ غلط شایع ہوں تو اُس سے معترض لوگ دلیل پکڑیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے مضامین مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو دکھا لیا کریں اسمیں آپکو بھی فائدہ ہے اور تمام لوگ بھی غلطیوں سے بچتے ہیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب حسب دستور جلوس فرما کر مباحثہ موضع مد کے حسن و قبح پر تذکرہ کیا کہ یہ مولوی لوگ عوام کے بہڑکانے کے واسطے عجیب عجیب حیلہ گہڑتے ہیں اور حق راستی سے انکو کوئی کام نہیں ہوتا۔

اسپر مولانا عبدالکریم صاحب اور مولانا حکیم نورالدین صاحب نے اپنے اپنے مباحثات سنائے جنمیں مخالفین نے عوام الناس کو اصل مقام بحث سے بالکل الگ تھلگ باتیں سنا کر اس لئے بھڑکایا تھا کہ جنگ اور فساد ہو اور عام جہال مولانا صاحبان کی آبرو پر حملہ کریں۔ حکیم نورالدین صاحب کے واقعات ایک خارق عادت رنگ رکھتے تھے کہ عین مباحثہ کی اوقات میں اُنہوں نے مخالفت عام دیکھکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایسے اسباب اُسی وقت پیدا ہو گئے کہ جماعت مخالف کو نیچا دیکھنا پڑا یہ تمام اذکار اور نظائر اس لئے سنائے گئے تھے کہ ہماری بھائی ہمیشہ مباحثہ میں اس امر کا خیال رکہیں کہ لوگوں کے فہم کے مطابق باتیں کریں جو لوگ باریک بین اور نکتہ رس نہیں ہوتے اُنکے روبرو باریک در باریک حقایق اور معارف بیان کرنے گویا دیدہ و دانستہ مخالف کو ڈگری دینی ہوتی ہے۔

فرمایا ولدالزنا میں حیا کا مادہ نہیں ہوتا اسی لئے خدا تعالےٰ نے نکاح کی بہت تاکید کی ہے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور سیر کو چلے اور راہ میں آپنے تذکرہ فرمایا کہ مباحثات میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ فریق مخالف اپنی روباہ بازی سے سامعین کو دہوکا نہ دے جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سامعین کے باطل عقائد کے موافق یہ لوگ ہماری طرف سے ایسی باتیں اُنکو سناتے ہیں کہ جن سے وہ لوگ معاً بھڑک جاویں اور برانگیختہ ہو جاویں ایسی صورت میں پھر خواہ اُنکے آگے کچھ ہی کہو وہ لوگ ایک نہیں سنتے جیسے مولوی صاحب نے کل اپنا ذکر سنایا تھا۔ اور پھر طریق بحث پر ایک جگہ فرمایا کہ بلاغت کا کمال یہ بھی ہے کہ ایک بات دوسرے کے دل تک پہونچائی جاوے ورنہ اگر کوئی کلام اس قابل ہو کہ آب زر سے لکھی جاوے مگر متکلم اُسے سمجھا نہیں سکتا تو پھر وہ فصیح نہ کہلاویگی اس لئے کلام کرنے والے کو یہ تمام پہلو مدنظر رکھنے چاہئیں۔

کافروں کے لئے درمیانی خوشی ہوتی ہے اور انجام کی خوشی متقیوں کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ایک دم میں سب کا خاتمہ کر سکتا ہے مگر وہ رونق چاہتا ہے جب تک مکذب نہ ہوں تو پھر مصدق کی حقیقت کیونکر معلوم ہو سکتی ہے مکذبوں کے ذریعہ سے ہی حقائق معارف کہلتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اور نصرت کا پتہ ملتا ہے اگر ایک شخص کے دل میں ماں کی محبت ہے تو اُسکا کسی کو علم نہ ہوگا مگر جب کوئی اُسے ماں کی گالی دیوے تو جہٹ اُسے غصہ آویگا اور معلوم ہو جاویگا کہ ماں کی محبت اسکی دل میں ہے۔

ان ہمارے مخالفوں کو غلطیاں نکالنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا جبتک وہ اپنا منصب عربی دانی کا ثابت نہ کریں تب تک اُنکو غلطی نکالنے کا حق نہیں ہے اعتراض کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول زبان پر پورا احاطہ ہو اگر ان لوگوں کو عربی کا علم ہے تو ہم جو دس سال سے رسالہ لکھ لکھ کر مقابلہ پر بلا رہے ہیں اُنہوں نے آجتک دس سطریں ہی دکھائی ہوتیں ورنہ جہالت سے تکذیب کرنیسے کیا بنتا ہے یہ خدا کی قدرت ہے کہ یہ لوگ بالمقابل لکھ نہیں سکتے ورنہ املا کرنا کیا مشکل امر ہے مگر ہمارے مقابلہ میں خدا نے انکی زبانوں کو بند کر دیا ہے

فرمایا کہ دل میں بات بٹھانے کیواسطے بھی ایک ڈھب ہوتا ہے کیونکہ اب تلوار کی لڑائی تو ہے نہیں زبان ہی کی ہے اس لئے زبان کی تلوار جب مارے تو ایسی نہ مارے ایسی ضرب مارے کہ دو ٹکڑے ہو جاویں میں نے بارہا ارادہ کیا ہے کہ یہ لوگ میرے زانو بہ زانو بیٹھکر عربی لکھیں۔ مگر دل فتویٰ دیتا ہے کہ یہ لوگ کبھی نہ آوینگے کیونکہ انکے دلوں پر رعب پڑ گیا ہے تو اب جبکہ شکار ہمارے نزدیک نہیں آتا تو ہمیں چاہئیے کہ دور سے بذریعہ بندوق کے نشانہ بنا دیں۔

پھر اس اثنا میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے اور تھوڑی دیر مجلس کی۔ مدّ کے مباحثہ کا ذکر ہوتا رہا کہ درحقیقت ہمنے فتح پالی ہے صرف اتنی بات ہے کہ وہ دیہات کے لوگ ہیں اُن کو ان باریک باتوں کی سمجھ نہیں آئی مجھے خوشبو آتی ہے کہ آخرکار فتح ہماری ہے دسمبر کے آخر تک جو نشان ظاہر ہونے والے ہیں شائد یہ بھی اُنہیں سے ایک عظیم الشان نشان ہو جاوے یہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے جیسے فرمایا والعاقبة للمتقین آنحضرت صلعم کو بھی ۱۳ برس تک مکروہات ہی پہونچتے رہے۔

پھر اس کے بعد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت حضرت اقدس تشریف لاکر پھر مباحثہ مدّ کے متعلق ذکر کرتے رہے۔

خدا کے برگزیدوں کی بھی عجیب حالت ہوتی ہے۔ کہ جب ایک بات کیطرف توجہ ہو جاوے تو پھر رات دن اُسی کیطرف توجہ رہتی ہے گویا کہ بالکل اُسمیں مستغرق ہیں اور دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے میر صاحب نے عبدالصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں

کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ انکو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے حضرت اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انا من المتکلفین ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اُسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہدیا کرو پھر آپ نے حکم دیا کہ انکے لئے چاول پکوا دیا کرو۔

مولوی غلام نبی صاحب احمدی کا خط مصر سے حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا تھا وہ وہاں حضرت اقدس کی کتابوں کی خوب اشاعت کر رہے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مُدّہ کے مباحثہ پر ذکر اذکار کرتے رہے جسکی نسبت گذشتہ کالموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

پھر فرمایا کہ اُسدن ہم نے مناسب سمجھا تھا کہ یہ مباحثہ کی کارروائی الحکم وغیرہ میں نہ چھپے مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا سید احمد صاحب کے یورپ کیطرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شے کیطرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اُسی کی طرف اُسکا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہوتا ہے۔

پھر ڈوئی کا اخبار مفتی محمد صادق صاحب سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس لئے سنتے ہیں کہ کہیں غیرت آجاتی ہے اور بعض اوقات کوئی عجیب تحریک ہو جاتی ہے

پھر اسکے بعد ذکر چل پڑا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت اقدس کو تمام مقابلہ کی تحریروں میں مدد دیتا رہا ہے کہ اکثر اوقات حضرت اقدس بیمار تھے اور میعاد مقابلہ نزدیک آگئی تو پھر اُسی حالت میں بڑی سختیوں سے راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر کتابیں لکھیں فرماتے ہیں کہ میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھہ سکتا اگر خدا کی طاقت میرے ساتھہ نہ ہو بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا کیطرف سے آتا ہے۔

پھر ڈوئی کی بات پر فرمایا کہ اسکے وجود سے شیطان کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ بھی انسان کو اسی طرح فریفتہ کرتا ہے۔

پھر عشاء کی نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۲ء

بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لائے علاقہ جہلم سے دو شخص بہت ضعیف العمر حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے بوجہ ضعیف العمری کے وہ چل نہیں سکتے تھے حضرت اقدس اُنکی خاطر ٹھہر گئے اور اُنکے حالات دریافت کرتے رہے۔ پھر حضرت اقدس مشرق کی طرف چلے۔ سید سرور شاہ صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک رسول اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریگا۔ جیسے قرآن شریف میں ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا تو پھر اس آیت کے مفہوم کے مطابق اگر مسیح علیہ السلام بھی اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریں اگرچہ وہ آخر زمانہ میں پھر آکر بہم برس ان لوگوں میں گذار بھی جاویں تو آیت فلما توفیتنی کے لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کاذب کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ لاعلمی انبیاء کی انکی اُس اُمت کے بارے میں ہوتی ہے جو انکی وفات کے بعد ہوتی ہے مسیح بھی کہتا ہے کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم تو پھر اگر انکو علم نہیں تو وہ شہید کسطرح ہوئے اور کس بات کی ہوئے اسی طرح رسول اللہ صلعم ہماری حالات سے تو لاعلمی ظاہر کر سکتے ہیں مگر صحابہ کرام کی نسبت نہیں کر سکتے کیونکہ آپکو اُن کے حالات معلوم تھے اور آپ اُنمیں رہتے تھے۔

اس قسم کی لاعلمی سے وہی لاعلمی مراد ہے یعنی اُس امت کا ذکر جو کہ نبی کے بعد آیا کرتی ہے یا بہت آخری وقت پر آتی ہے کہ اُسے نبی کی صحبت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔

پھر ایک صاحب نے خواب سنایا کہ اُسنے رات کو ہاتھی خواب میں دیکھا اور یہ کہ حضرت اقدس اُسکے سر کو تیل لگا رہے ہیں حضرت اقدس نے تعبیر فرمائی کہ رات کیوقت ہاتھی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے اور تیل لگانا بھی زینت ہے یہ بھی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کے گذشتہ ایماء پر عبداللہ عرب صاحب نے کشتی نوح کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر یہ مشق کر لیں کہ اردو سے عربی اور عربی سے اُردو ترجمہ کر لیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کر دیویں۔

پھر شرم کے ذکر پر فرمایا کہ ایک شرم انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک شرم بہشت میں لیجاتی ہے جو شخص شرم کیوجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اس کے لئے شرم دوزخ ہے۔

پھر آجکل کے معترض مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں نے بالکل پادریوں کا ڈھنگ اختیار کیا ہوا ہے جیسے وہ جب ملتے ہیں تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آنحضرت صلعم پر سب و شتم شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہ لوگ ہمارے معاملہ میں کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھی تماشہ دیکھ رہا ہے آنحضرت کے زمانہ میں بھی کفار کیا کیا نہ کرتے تھے اگر خدا چاہتا تو اسی وقت کفار کو تباہ کر دیتا مگر اُسنے ایسا نہ کیا بلکہ [illegible] برداری کرتا رہا۔

پھر سرور شاہ صاحب سے حضرت اقدس کچھ گفتگو اُن کے سفر امرتسر کے متعلق کرتے رہے۔ ایک مقام پر فرمایا کہ ہمنے مالی انعامات دیدیکر ان لوگوں کو اپنے مقابلہ پر بلایا مگر یہ لوگ آگر مگر ہی دینے سے تھکے نہیں ابھی اور دیوینگے اور اگر وہ اُسے قبول کرینگے تو گویا اپنے ہاتھوں سے ایک اور پیشگوئی ہمارے حق میں پوری کر دینگے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مسیح مال دیگا اور لوگ نہ لیں گے تو اگر انکار کرتے ہیں تو اپنے ہاتھہ سے اُسے پورا کرتے ہیں گفتگوئیں ایسے مقامات پر ہونی چاہئیں جہاں سو دو سو بھی جلسہ میں ہوں۔ اور تہذیب اور نرم زبانی سے ہر ایک بات کریں۔ کیونکہ دشمن جب جانتا ہے کہ عاجز آگیا تو وہ گالی اور درشت زبانی سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے طالب حق بنکر ہر ایک بات کرنی چاہیئے اور یہ امر سچ ہے ہمارے حق پر ہونیکی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کا غلبن انا ورسلی اگر ہم حق پر نہیں ہیں تو ہم غالب نہ ہوں گے ہمنے انکو کئی بار کہا ہے کہ سب متفق ہو جاویں کوئی عیب نہیں ہے ہماری طرف سے اُنکو اجازت ہے ان تمام مولویوں میں سے بہت ایسے ہیں کہ عربی لکھتے ہیں بلکہ اشعار بھی کہتے ہیں مگر ہمارے مقابل پر خدا تعالیٰ انکی زبان بند کر دیتا ہے اور انکو ایسا امر پیش آتا ہے کہ چپ ہو جاتے ہیں پھر مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر پھر انہیں امور کا ذکر ہوتا رہا جو کہ سیر میں بیان ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے فضل کی ضرورت ہے سر میں درد ہے ریزش بھی ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ ہو جاوے ....

پھر فرمایا کہ نماز پڑھ لی جاوے اور نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کو ایک انگریزی مضمون سنایا۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے سید عبداللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے رد میں زبان عربی میں لکھا تھا اُسکا نام سبیل الرشاد رکھا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھہ ساتھہ اردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ کہ تمکو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرات نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹے پھوٹے اُردو میں سنا دیں۔

اس رسالہ کے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے اسجگہ انکے الفاظ سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ یہود لوگ حضرت مسیح [illegible] سے ملعون ٹھہراتے تھے ایک اُنکو ولد الزنا کہکر [illegible] لحاظ سے جب خدا تعالیٰ نے اُن کے [illegible] اُنکے مصلوب

کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ انکو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے حضرت اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انا من المتکلفین ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اُسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہدیا کرو پھر آپ نے حکم دیا کہ انکے لئے چاول پکوا دیا کرو۔

مولوی غلام نبی صاحب احمدی کا خط مصر سے حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا تھا وہ وہاں حضرت اقدس کی کتابوں کی خوب اشاعت کر رہے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مُدّ کے مباحثہ پر ذکر اذکار کرتے رہے جسکی نسبت گذشتہ کالموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

پھر فرمایا کہ اُسدن ہم نے مناسب سمجھا تھا کہ یہ مباحثہ کی کاروائی الحکم وغیرہ میں نہ چھپے مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا سید احمد صاحب کے یورپ کیطرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شے کیطرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اُسی کی طرف اُسکا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہو جاتا ہے۔

پھر ڈوئی کا اخبار مفتی محمد صادق صاحب سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس لئے سنتے ہیں کہ کہیں غیرت آجاتی ہے اور بعض اوقات کوئی عجیب تحریک ہو جاتی ہے

پھر اسکے بعد ذکر چل پڑا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت اقدس کو تمام مقابلہ کی تحریروں میں مدد دیتا رہا ہے کہ اکثر اوقات حضرت اقدس بیمار تھے اور میعاد مقابلہ نزدیک آگئی تو پھر اُسی حالت میں بڑی سختیوں سے راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر کتابیں لکھیں فرماتے تھے کہ میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا کیطرف

پھر ڈوئی کی بات پر فرمایا کہ اسکے وجود سے شیطان کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ بھی انسان کو اسی طرح فریفتہ کرتا ہے۔

پھر عشا کی نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء

بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لائے علاقہ جہلم سے دو شخص بہت ضعیف العمر حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے بوجہ ضعیف العمری کے وہ چل نہیں سکتے تھے حضرت اقدس اُنکی خاطر ٹھہر گئے اور اُنکے حالات دریافت کرتے رہے۔ پھر حضرت اقدس مشرق کی طرف چلے۔ سید سرور شاہ صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک رسول اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریگا۔ جیسے قرآن شریف میں ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا تو پھر اس آیت کے مفہوم کے مطابق اگر مسیح بھی اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریں اگرچہ وہ آخر زمانہ میں پھر آکر ۴۰ برس ان لوگوں میں گذار بھی جاویں تو آیت فلما توفیتنی کے لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کاذب کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ لاعلمی انبیاء کی اُنکی اُس اُمت کے بارے میں ہوتی ہے جو انکی وفات کے بعد ہوتی ہے مسیح بھی کہتا ہے کنت علیہم شہیدا مادمت فیہم تو پھر اگر اُنکو علم نہیں تو وہ شہید کسطرح ہوئے اور کس بات کے ہوئے اسی طرح رسول اللہ صلعم ہماری حالات سے تو لاعلمی ظاہر کر سکتے ہیں مگر صحابہ کرام کی نسبت نہیں کر سکتے کیونکہ آپکو اُن کے حالات معلوم تھے اور آپ اُنمیں رہتے تھے۔

اس قسم کی لاعلمی سے یہی لاعلمی مراد ہے یعنی اُس امت کا ذکر جو کہ نبی کے بعد آیا کرتی ہے یا بہت آخری وقت پر آتی ہے کہ اُسے نبی کی صحبت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔

پھر ایک صاحب نے خواب سنایا کہ اُسنے رات کو ہاتھی خواب میں دیکھا اور یہ کہ حضرت اقدس اُسکے سر کو تیل لگا رہے ہیں حضرت اقدس نے تعبیر فرمائی کہ رات کیوقت ہاتھی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے اور تیل لگانا بھی زینت ہے یہ بھی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کے گذشتہ ایما پر عبد اللہ عرب صاحب نے کشتی نوح کے چند ورق کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر یہ مشق کرلیں کہ اُردو سے عربی اور عربی سے اُردو ترجمہ کر لیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کر دیویں۔

پھر شرم کے ذکر پر فرمایا کہ ایک شرم انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک شرم بہشت میں لیجاتی ہے جو شخص شرم کیوجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اس کے لئے شرم دوزخ ہے۔

پھر آجکل کے مترض مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں نے بالکل پادریوں کا ڈھنگ اختیار کیا ہوا ہے جیسے وہ جب ملتے ہیں تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آنحضرت صلعم پر سب و شتم شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہ لوگ ہمارے معاملہ میں کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھی تماشہ دیکھ رہا ہے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی کفار کیا کیا نہ کرتے تھے اگر خدا چاہتا تو اُسی وقت کفار کو تباہ کر دیتا مگر اُسنے ایسا نہ کیا کچھ عرصہ اُنکی نازبرداری کرتا رہا۔

پھر سرور شاہ صاحب نے حضرت [illegible] سفر امرتسر کے متعلق کرتے رہے۔ ایک مقام پر فرمایا [illegible] انعامات دیدیکر ان لوگوں کو اپنے مقابلہ پر بلایا مگر یہ لوگ [illegible] نکرینگے جواب دینے سے تھکے نہیں ابھی اور دیوینگے اور اگر وہ اُسے قبول نکرینگے تو گویا اپنے ہاتھوں سے ایک اور پیشگوئی ہمارے حق میں پوری کر دینگے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مسیح مال دیگا اور لوگ نہ لیں گے تو اگر انکار کرتے ہیں تو اپنے ہاتھ سے اُسے پورا کرتے ہیں گفتگوئیں ایسے مقامات پر ہونی چاہئیں جہاں تھوڑا سا بھی جلسہ میں ہوں۔ اور تہذیب اور نرم زبانی سے ہر ایک بات کریں۔ کیونکہ دشمن جب جانتا ہے کہ علم و [illegible] میں آگیا تو وہ گالی اور درشت زبانی سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے طالب حق بنکر ہر ایک بات کرنی چاہئیے اور یہ امر صحیح ہے ہمارے حق پر ہونیکی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاغلبن انا ورسلی اگر ہم حق پر نہیں ہیں تو ہم غالب نہ ہوں گے ہمنے انکو کئی بار لکھا ہے کہ سب متفق ہو جاویں کوئی عیب نہیں ہے ہماری طرف سے اُنکو اجازت ہے ان تمام مولویوں میں سے بہت ایسے ہیں کہ عربی جانتے ہیں بلکہ اشعار بھی کہتے ہیں مگر ہمارے مقابل پر خدا تعالیٰ انکی زبان بند کر دیتا ہے اور انکو ایسا امر پیش آتا ہے کہ چپ رہ جاتے ہیں پھر مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر پھر انہیں امور کا ذکر ہوتا رہا جو کہ سیر میں بیان ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے فضل کی ضرورت ہے سر میں درد ہے ریزش بھی ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ ہو جاوے ....

پھر فرمایا کہ نماز پڑھ لی جاوے اور نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کو ایک انگریزی مضمون سنایا۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے سید عبد اللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے رد میں زبان عربی میں لکھا تھا اُسکا نام سبیل الرشاد رکھا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ کہ تمکو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرات نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹے پھوٹے اُردو میں سنا دیں۔

اس رسالہ کے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے اسجگہ انکے الفاظ سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ یہود لوگ حضرت مسیح کو دو وجہ سے ملعون ٹھہراتے تھے ایک اُنکو ولد الزنا کہکر دوسرا مصلوب کرنیکے لحاظ سے جب خدا تعالیٰ اُسے اُن کے ولد الزنا ہونیکا ذب کیا ہے تو چاہئیے تھا کہ اُنکے مصلوب

ہونے کا بھی ذب کرتا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا تو ایک الگ متعلق امر ہے اول ذب دلالت کرتا ہے کہ دوسرا بھی ذب ہو۔

پھر یہ بات بیان ہوئی کہ اہل شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ ولد الزنا کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ حسینؓ اور بارہ اماموں کی بھی محبت رکھتا ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں بھی ایسے ہی لکھا ہے اور اسی لئے وہ مسیح کو ملعون کہتے تھے اس بات کی اصل قرآن شریف میں بھی ہے کہ خدا نے اس میں تخصیص کی ہے ایک اولاد الرحمان اور ایک اولاد الشیطان کیونکہ جب شیطان نطفہ میں شریک ہو گیا تو پھر اسکے قویٰ میں یہ بات بطور جزو کے آگئی

ایک مقام پر ہے بعد ذٰلك زنيم یعنی یہ ولد الزنا ہے اور تجربہ بتلاتا ہے کہ ولد الزنا شرارت سے باز نہیں آیا کرتے پھر رسالہ میں ما قتلوہ کے لفظ پر حضرت اقدس کو یہ تحریک ہوئی کہ ما قتلوه پر سوال ہوتا ہے کہ یہود کیوں قتل کرتے تھے انکی کیا غرض تھی جسکے جواب میں خدا نے فرمایا بل رفعه الله اليه یعنی قتلنا سے انکی مراد لعنا تھی۔

اہل عرب میں چونکہ ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان دنیا کی طرف نہ تھا ورنہ دوسری دنیادار قوموں کیطرح لاکھ لاکھ کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے۔

پھر وہ رسالہ سنکر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے آتے ہی قاضی امیر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر گذرانی حضرت اقدس انکے حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ ۸۰ سال سے زیادہ عمر آپکی ہے انہوں نے درخواست کی کہ میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوحؑ سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہکے آئے ہیں بتلایئے کیا کچھ دیکھا نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازہ سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیئے پھر ایک بڑ کے درخت کیطرف اشارہ [illegible] حضرت اقدس نے فرمایا کہ [illegible] سے تو یہ درخت [illegible]

ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اسکے تلے ہم کھیلا کرتے تھے یہ اسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہو گئے ہیں یہ سال بسال پھل بھی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پرسوں ہمنے انشاء اللہ (ایک شہادت کیواسطے) بٹالہ جانا ہے اسمیں کوئی حکمت الٰہی ہوگی اس لئے کل سیر موقوف ہیگی مہندی لگاؤنگا۔ فرض [illegible] میں التوا ہو گیا ہے مگر خدا کی حکمت ہی ہوگی وہ جرح نہ ڈالے گا مولوی محمد علی صاحب کو ہمراہ لے جاؤنگا

محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بیان کیا کہ حضور موضع مدہ کے مباحثہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب تمہاری آنکھ کیوں نہیں اچھی کر دیتے حضرت اقدس نے فرمایا جواب دینا تھا کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک اندھا تھا جیسے لکھا ہے عبس و تولی ان جاءه الاعمی وہ کیوں نہ اچھا ہوا حالانکہ آپ تو افضل الرسل تھے اور بھی اندھے تھے ایک دفعہ سب نے کہا کہ یا حضرت ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی بہت تکلیف ہوتی ہے آپنے حکم دیا کہ جہانتک اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک کے لوگوں کو ضرور آنا چاہیئے۔

مباحثہ کے ذکر پر فرمایا کہ شریر آدمیوں کا کام ہے کہ آنکھ کان۔ ناک اور ٹانگ وغیرہ کا ذکر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں یہ مباحثہ بھی ہمارے لئے ایک فتح حدیبیہ کی صلح کیطرح کسی فتح کی بنیاد ہی نظر آتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ہماری جماعت جان و مال سے قربان ہے اگر ہمیں ایک لاکھ کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کر سکتے ہیں اول بار عوام الناس نے علمی باتوں کو نہ سمجھا اس لئے اب اللہ تعالیٰ نشانوں سے سمجھاتا ہے

پھر شیعوں کے ذکر اذکار ہوتے رہے کہ ان لوگوں میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شکل علی کی شکل ہے معراج میں بھی خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو نظر آیا تو علی کی شکل پر آیا۔

زمانہ کے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ایسے مولویوں کے ہوتے ہوئے دین کے استیصال کے لئے پادریوں کی بھی ضرورت نہیں ہے پھر اعتراضوں پر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ ہمپر وہ نکتہ لگاتے ہیں جو اول انبیا کو معاف کرتے ہیں ان سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں ہاں وحی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ صحابہ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپنے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم

تو کیا اس سے آپکی نبوت میں فرق آگیا ہے۔ اول انسے پوچھا جاوے کہ وہ کہاں تک اجتہاد میں معصومیت

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے تو عربی زبان کی فصاحت اور بلاغت پر ذکر ہوتا رہا ماحصل یہ تھا کہ عربی زبان کا ترجمہ کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے بعض وقت ایک لفظ کے معنے ایک۔ ایک سطر میں جاکر پورے ہوتے ہیں اور اسکا ترجمہ کرنا بھی ایک معجزہ ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

عصر اسوقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر خبر سنائی کہ ایک کارڈ گوجرانوالہ سے آیا ہے جسمیں خبر ہے کہ ٹیکہ کا عمل گورنمنٹ نے بند کر دیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق یہاں بھی ہوئی ہے لالہ شرمپت میرے پاس آئے تھے انہوں نے کہا کہ گورداسپور میں بھی ٹیکہ کے جلسہ بند ہو گئے ہیں اور کل دوائی ٹیکہ تمام واپس منگوائی گئی ہے ......پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد نماز مغرب مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک پنجابی نظم سنانیکی درخواست کی جسمیں انہوں نے الفاظ بیعت اور شرائط بیعت کو منظوم کیا ہوا تھا جب وہ سنا چکے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ان تمام (نظموں) کا ایک مجموعہ طیار کر کے چھاپا جاوے اور یہ گاؤں بہ گاؤں لوگوں کو سناتے پھریں تاکہ خلق خدا کو ہدایت ہو تو یہ بہت مفید ہو۔

پھر اس امر پر تذکرہ ہوا کہ ٹیکہ کی ممانعت فی الحقیقت ہوئی ہے کہ نہیں آخر سول ملٹری اخبار پڑھنے سے پتہ لگا کہ بعض خاص اضلاع میں چونکہ ٹیکہ کی بہت ضرورت ہے اور مصالحہ ٹیکہ وہاں ختم ہو گیا ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ دیگر اضلاع میں ٹیکہ بند کر کے ان ضلعوں میں ضرور لگایا جاوے

پھر کشتی نوح پر اخباروں کے ریمارک کی نسبت فرمایا کہ اول اخباروں نے کیسی مخالفت کی کہ گویا ہمنے گورنمنٹ کی راہ میں پتھر ڈالدیئے ہیں لیکن سول ملٹری کی تعریف کی کہ کوئی پہلو اس مخالفت ہماری۔ اس امر میں نہیں کی ہو نہ بے ادبی کا طریق اختیار کیا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ گورنمنٹ کے بڑے مزاجدان ہوتے ہیں گورنمنٹ کے لئے رعایا شل بچوں کے ہے ایک ماں کیطرح حد انسانیت تک خبر گیری ضروری ہے اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ ٹیکہ سے کوئی مفید تجربہ حاصل نہیں ہوا تو پھر طاعون کا کوئی علاج نہیں آخر نظر آسمان کیطرف ہونی چاہیئے خدا نے قوموں کو سزا دینے کے لئے اسے رکھا ہے توریت میں بھی اسکا ذکر ہے۔ قرآن میں بھی ہے بلکہ قرآن میں تو چوہوں کا بھی ذکر ہے خدا کی عجیب قدرتوں کے دن ہیں جو قسمت والے ہونگے وہ ایمان خدا پر لاویں گے۔

پھر عبداللہ عرب صاحب اپنی تصنیف رد شیعہ میں سناتے رہے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو جو ذرا بھی دنیا کی خواہش نہ تھی انکا مدعا یہ تھا کہ خون بہا کر بھی رسول اللہ کے پیرو بن جاویں۔

پھر ایک مقام پر فرمایا کہ سر الشہادتین (کتاب) میں

...ب ... م کے ساتھ آسمان پر جانا تو ایک الگ
...رہا ہے اول ذنب دلالت کرتا ہے کہ دوسرا بھی ذنب ہو

پھر یہ بات بیان ہوئی کہ اہل شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ ولد الزنا کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ حسینؑ اور بارہ اماموں کی بھی محبت رکھتا ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں بھی ایسے ہی لکھا ہے اور اسی لئے وہ مسیح کو ملعون کہتے تھے اس بات کی اصل قرآن شریف میں بھی ہے کہ خدا نے اُس میں تخصیص کی ہے ایک اولاد الرحمان اور ایک اولاد الشیطان کیونکہ جب شیطان نطفہ میں شریک ہوگیا تو پھر اُسکے قویٰ میں یہ بات بطور جزو کے آگئی

ایک مقام پر ہے بعد ذٰلک زنیم یعنی یہ ولد الزنا ہے اور تجربہ تبلاتا ہے کہ ولد الزنا شرارت سے باز نہیں آیا کرتے پھر رسالہ میں ما قتلوہ کے لفظ پر حضرت اقدس کو یہ تحریک ہوئی کہ ما قتلوہ پر سوال ہوتا ہے کہ یہود کیوں قتل کرتے تھے اُنکی کیا غرض تھی جسکے جواب میں خدا نے فرمایا بل رفع اللّٰہ الیہ یعنی قتلنا سے اُنکی مراد لعنا تھی۔

اہل عرب میں چونکہ ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا میلان دنیا کی طرف نہ تھا ورنہ دوسری دنیادار قوموں کیطرح لاکھ کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے۔

پھر وہ رسالہ سُنکر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے آتے ہی قاضی میر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر گذرانی حضرت اقدس اُنکی حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ ۸۰ سال سے زیادہ عمر آچکی ہے اُنہوں نے درخواست کی کہ میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوحؑ سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہکے آئے ہیں تبلایئے کیا کچھ دیکھا نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازہ سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیئے پھر ایک بڑ کے درخت کیطرف اشارہ کرکے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمسے تو یہ درخت ہی اچھا ہے

ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اسکے تلے ہم کھیلا کرتے تھے یہ اُسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہوگئے ہیں یہ سال بسال پھل بھی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پرسوں ہمنے انشاء اللہ (ایک شہادت کیواسطے) بٹالہ جانا ہے اسمیں کوئی حکمت الٰہی ہوگی اس لئے کل سیر موقوف رہیگی مہندی لگاؤنگا۔ غرض نبی میں التوا ہوگیا ہے مگر خدا کی حکمت ہی ہوگی وہ حرج نہ ڈالے گا مولوی محمد علی صاحب کو ہمراہ لے جاؤنگا

محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بیان کیا کہ حضور موضع مدہ کے مباحثہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب تمہاری آنکھ کیوں نہیں اچھی کر دیتے حضرت اقدس نے فرمایا جواب دینا تھا کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک اندھا تھا جیسے لکھا ہے عبس و تولی ان جاءہ الاعمٰی وہ کیوں نہ اچھا ہوا حالانکہ آپ تو افضل الرسل تھے اور بھی اندھے تھے ایک دفعہ سب نے کہا کہ یا حضرت ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی بہت تکلیف ہوتی ہے آپنے حکم دیا کہ جہانتک اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک کے لوگوں کو ضرور آنا چاہیئے۔

مباحثہ کے ذکر پر فرمایا کہ شریر آدمیوں کا کام ہے کہ آنکھ کان۔ ناک اور ٹانگ وغیرہ کا ٹکر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں یہ مباحثہ بھی ہمارے لیئے ایک فتح حدیبیہ کی صلح کیطرح کسی فتح کی بنیاد ہوگیا ہے

پھر فرمایا کہ ہماری جماعت جان و مال سے قربان ہے اگر ہمیں ایک لاکھ کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کر سکتے ہیں ہیچ اول بار عوام الناس نے علمی باتوں کو نہ سمجھا اس لئے اب اللہ تعالیٰ نشانوں سے سمجھاتا ہے

پھر شیعوں کے ذکر اذکار ہوتے رہے کہ ان لوگوں میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شکل علی کی شکل ہے معراج میں بھی خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو نظر آیا تو علی کی شکل پر آیا۔

زمانہ کے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ایسے مولویوں کے ہوتے ہوئے دین کے استیصال کے لئے پادریوں کی بھی ضرورت نہیں ہے پھر اعتراضوں پر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ پھر وہ نکس لگاتے ہیں جو اول انبیا کو معاف کرتے ہیں اُن سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں ہاں وحی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ صحابہ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپنے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تو کیا اس سے آپکی نبوت میں فرق آگیا ہے۔ اول اُنسے پوچھا جاوے کہ وہ کہاں تک اجتہاد میں معصومیت روا رکھتے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے تو عربی زبان کی فصاحت اور بلاغت پر ذکر ہوتا رہا ماحصل یہ تھا کہ عربی زبان کا ترجمہ کرنا ہی کوئی آسان کام نہیں ہے بعض وقت ایک لفظ کے معنے ایک۔ ایک سطر میں جا کر پورے ہوتے ہیں اور اسکا ترجمہ کرنا ہی ایک معجزہ ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

عصر اسوقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر خبر سنائی کہ ایک کارڈ گوجرانوالہ سے آیا ہے جسمیں خبر ہے کہ ٹیکہ کا عمل گورنمنٹ نے بند کر دیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق یہاں ہی ہوئی ہے لالہ شرمپت میرے پاس آئے تھے اُنہوں نے کہا کہ گورداسپور میں بھی ٹیکہ کے جلسہ بند ہوگئے ہیں اور دوائی ٹیکہ تمام واپس منگوائی گئی ہے .... پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد نماز مغرب مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک پنجابی نظم سنانیکی درخواست کی جسمیں اُنہوں نے الفاظ بیعت اور شرائط بیعت کو منظوم کیا ہوا تھا جب وہ سنا چکے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ان تمام (نظموں) کا ایک مجموعہ طیار کرکے چھاپا جاوے اور یہ گاؤں بہ گاؤں لوگوں کو سناتے پھریں تاکہ خلق خدا کو ہدایت ہو تو یہ بہت مفید ہو۔

پھر اس امر پر تذکرہ ہوا کہ ٹیکہ کی ممانعت فی الحقیقت ہوئی ہے کہ نہیں آخر سول ملٹری اخبار پڑھنے سے پتہ لگا کہ بعض خاص اضلاع میں چونکہ ٹیکہ کی بہت ضرورت ہی اور مصالحہ ٹیکہ وہاں ختم ہوگیا ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ دیگر اضلاع میں ٹیکہ بند کرکے اُن ضلعوں میں ضرور لگایا جاوے

پھر کشتی نوح پر اخباروں کے ریمارک کی نسبت فرمایا کہ اول اخباروں نے کیسی مخالفت کی کہ گویا ہمنے گورنمنٹ کی راہ میں پتھر ڈالدیئے ہیں لیکن سول ملٹری کی تعریف کی کہ کوئی مپنزاں مخالفت ہماری۔ اس امر میں نہیں کی ہو نہ بے ادبی کا طریق اختیار کیا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ گورنمنٹ کے بڑے مزاجدان ہوتے ہیں گورنمنٹ کے لئے رعایا بمنزلہ بچوں کے ہے ایک ماں کیطرح حد انسانیت تک خبر گیری ضروری ہی مگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ ٹیکہ سے کوئی مفید تجربہ حاصل نہیں ہوا تو پھر طاعون کا کوئی علاج نہیں آخر نظر آسمان کیطرف ہونی چاہیئے خدا نے قوموں کو سزا دینے کے لئے اسی رکھا ہی توریت میں بھی اسکا ذکر ہے۔ قرآن میں بھی ہے بلکہ قرآن میں تو چوہوں کا بھی ذکر ہے خدا کی عجیب قدرتوں کے دن ہیں جو قسمت والے ہونگے وہ ایمان خدا پر لاویں گے۔

پھر عبداللہ عرب صاحب اپنی تصنیف رد شیعہ میں سناتے رہے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو جو برابر بھی دنیا کی خواہش نہ تھی اُنکا مدعا یہ تھا کہ خون بہاکر بھی رسول اللہ کے پیرو بن جاویں۔

پھر ایک مقام پر فرمایا کہ سر الشہادتین (کتاب) میں

بیٹے ایکدفعہ پڑہا کہ جب مسلم (امام حسین دروازہ دروازہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے یہ آیت پڑہی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور اُسی وقت اُنکا سر کاٹا گیا یہ بات مجھکو بڑی بے محل معلوم ہوئی۔

پھر عبد اللہ عرب صاحب اپنے تقیہ کے حالات سناتے رہے کہ وہ اول اول خاص قادیاں میں کرتے رہے اور پھر اُنہوں نے خدا کا شکر کیا جسنے اس گند سے اُنکو نجات دی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کا بڑا فضل ہے جبتک آنکھ نہ کہلے انسان کیا کر سکتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت حضرت اقدسؑ نے باجماعت نماز ادا کی

سیر حضرت اقدس آج سیر کو تشریف نہیں لیگئے جیسے کہ گذشتہ تاریخ میں اطلاع دیجا چکی ہے

ظہر و عصر اسوقت حضرت اقدس نے آکر فرمایا کہ چونکہ کام کی کثرت ہے اور وقت تنگ ہے کل انشاء اللہ بٹالہ بھی جانا ہے اس لئے آج نمازیں جمع کر لی جاویں۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہوئیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے فرمایا کہ آج مینے بہت توجہ کی (کام میں) مگر سر درد تہا ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نور الدین صاحب کو علاج کے لئے مقرر کیا ہوا ہے بعض اپنے اعتقاد کے خیال سے مجھ سے ہی علاج کراتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے ایک ٹکڑا اخبار میں سے کاٹ کر روانہ کیا ہے جسمیں آئندہ زمانہ کے بعض واقعات کا حال ہے یہ ٹکڑا کاغذ اخبار ڈیلی نیوز مورخہ ۲۳ اگست کا ہے حضرت اقدس نے فرمایا وہ اول سنا دیجئے۔ مولوی صاحب نے اُسے پڑہکر سنایا مگر وہ تمام دانیال علیہ السلام کی پیشگوئیاں تہیں جنکو حال کے پادریانہ مذاق لوگوں نے اپنے مذاق پر اس بات پر اطلاق کیا تہا کہ مسیح ناصری کے نزول من السماء کے بارہ میں ہیں اور وہ ایسے مضامین سے پُر تہیں جیسے کہ مسیح کے نزول کے وقت کچھ پادری آسمان کی طرف اُڑینگے۔ کچھ مردہ زندہ ہو کر آسمان پر جاوینگے وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس نے ایسے مقاموں پر ایک مصرعہ حافظ شیرازی کا پڑہا۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند*

پھر دنیا کی بے ثباتی پر فرمایا کہ چندروزہ زندگی ہے اسکا نظارہ کیا ہے کون ہے جو اپنے خویش و اقارب کی موت کا نظارہ نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بے ثبات کر رکہا ہے جو آیا ہے اُسکے اوپر جانا سوار ہے ہزار دو ہزار برس کی عمر ہوتی تب بھی کیا ہوتا مگر انسان کی عمر تو چیل اور گدھ جتنی بھی نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون دل کے اندر چلا جاوے تو اُسکا اثر ہوتا ہے جیسے ابراہیم ادہم اور شاہ شجاع وغیرہ اُنپر ایسا اثر پڑا کہ اپنے تختوں سے نیچے اُتر پڑے۔ پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

۷ بجے کے قریب حضرت اقدس بالاخانہ سے تشریف لائے آگے نواب محمد علیخان صاحب کی رتھ طیار تھی اور تمام مہاجرین معہ مدرسہ کے طلباء کے رتھ کے اردگرد جمع ہوئے ہوئے تھے حضرت اقدس سے عرض کی گئی کہ آپ رتھ پر سوار ہو دیں مگر آپنے فرمایا کہ تہوڑی دور تک پیدل چلتے ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ بھی ساتھ ہیں آگے چلکر سوار ہونگے۔ ہر چہار صاحبزادگان جو کہ اپنے ابا کے ہمراہ جانیکے بہت مشتاق تھے اسوقت رتھ میں سوار ہو گئے اور حضرت احباب کے ساتھ پاپیادہ تشریف لے چلے قصبہ سے باہر نکلکر تھوڑی دور چلکر آخر حضرت اقدس سے درخواست کی گئی کہ اب حضور سوار ہو لیں وقت تھوڑا ہے۔ جسقدر مہمان اور احمدی احباب اور مدرسہ کے طلباء موجود تھے ہر ایک نے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور پہر آپ رتھ میں سوار ہو گئے جن چند ایک احباب کو حضرت اقدس نے ساتھ چلنے کی اجازت فرمائی تہی وہ تین یکوں میں سوار ہوئے۔ لیکن بعض نے اُسیوقت رخصت حاصل کی اور بوجہ نہ میسر ہونے یکّہ کے پاپیادہ حضرت کی رتھ کے ساتھ ہمرکاب ہوئے اُنمیں سے ایک شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم قادیانی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں تہے کہ جنہوں نے میری (ایڈیٹر) درخواست پر آج کے دن کی ڈائری مرتب کر کے مجھے عنایت کی ہے جس شوق اور ولولہ سے اُنہوں نے حضرت اقدس کی ہر ایک حرکت اور سکون پر محبت سے بہرے ہوئے الفاظ میں پیارک کئے ہیں افسوس ہے کہ میں اُنکو اسجگہ اس لئے درج نہیں کر سکتا کہ اسقدر وسیع مضمون کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے۔

راستہ میں صاحبزادے اپنے تقاضائے عمر کے موافق ہر ایک قسم کی حرکتیں اور شور و غل کرتے تہے مگر خدا کا برگزیدہ اپنے معمول کے وقت ایسے محویت کے عالم میں تہا کہ گویا اُنکے مشاغل کا اُسپر کوئی بھی اثر نہیں ہے۔ آپنے ایک اور طالبعلم کو جو پاپیادہ ہمراہ تہا فرمایا کہ تمکو تو یوں ہی تکلیف ہوئی تہوڑی دیر شاید ٹہرنا ہو گا سفر کی کوفت میں تم خواہ مخواہ ہمارے شریک ہو گئے پھر ایسی ہی دلجوئی حضرت اقدس نے میاں عبد الرحمٰن صاحب کی کی اُنہوں نے جواب دیا کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعا اور برکت سے میں اچھی طرح چلنے کا عادی ہوں حضور کے ساتھ ساتھ چلنے کی میری دلی آرزو تھی سو خدا نے پوری کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے بھی بہت عادت تھی...... مگر جب سے یہ عارضہ اور بیماریاں لاحق ہوئی ہیں تب سے یہ امر ہی رہ گیا ہے۔ پھر حضرت اقدس میاں عبد الرحمٰن صاحب سے اُنکے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے...... اور نصیحت کی کہ اُنکے حق میں دُعا کیا کرو ہر طرح سے حتی الوسع دلجوئی والدین کی کرنی چاہیئے اور اُنکو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکہلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جسکی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اُس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تمہارے ذریعہ سے اُنکے دل میں اسلام کی محبت ڈالے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا اُنکی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے دل و جان سے اُنکی خدمت بجالاؤ۔ راستہ میں مولوی قطب الدین صاحب سے ملاقات ہوئی جو کہ شاہپور کیطرف ایک مریض کی درخواست سے علاج پر گئے ہوئے تھے اور وہ بیمار اُنکی رسیدگی پر فوت ہو گیا تہا حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان کا کیا ہے زندگی کا بہروسہ نہیں جہانتک ہو سکے آنیوالے سفر کی تیاری میں مصروف ہونا چاہیئے ساری بیماریوں کا علاج ہے مگر یہ ایسی بیماری ہے کہ جسکا کوئی علاج نہیں۔

۹ بجے کے قریب بٹالہ میں عدالت کے متصل ایک باغ میں پہونچے لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا اور کچہری کا اہل عملہ تک زیارت کے لئے آگیا حضرت اقدس بعض حوائج سے فارغ ہو کر احباب کے حلقہ میں فرش پر تشریف فرما ہوئے اور کہانا جو کہ ہمراہ لایا گیا تہا دسترخوان پر چنا گیا اتنے میں مہر نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ (جو کچھ عرصہ سے اپنی غلطی سے توبہ کر کے پھر حضرت اقدس کے خادموں میں شامل ہو چکے ہیں) آ گئے اور مصافحہ کیا حضرت اقدس بھی بڑی بشاشت سے پیش آئے اور اپنے ساتھ کہانے میں اُنکو شریک کیا۔ منشی محمد یوسف صاحب کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ دلگیر نہ ہوں آپ ایک دینی جہاد میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا پہیلا دیگا کہ یہ سب پر غالب ہونگے اور آجکل کے موجودہ ابتلا دور ہو جاوینگے۔ خدا کی یہی سُنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو کوئی درخت اتنی جلد پہل نہیں لاتا جسقدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے یہ خدا کا فعل ہے اور اُسکا نشان ہے +

* - اسکا اول مصرع یہ ہے - جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

ہینے ایکدفعہ پڑہا کہ جب مسلم (امام حسین دروازہ دروازہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے یہ آیت پڑہی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور اُسی وقت اُنکا سر کاٹا گیا یہ بات مجھکو بڑی بے محل معلوم ہوئی۔

پھر عبد اللہ عرب صاحب اپنے تقیہ کے حالات سناتے رہے جو کہ وہ اول اول خاص قادیاں میں کرتے رہے اور پھر اُنہوں نے خدا کا شکر کیا جسنے اس گند سے اُنکو نجات دی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کا بڑا فضل ہے جبتک آنکھ نہ کہلے انسان کیا کر سکتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت حضرت اقدسؑ نے باجماعت نماز ادا کی

سیر حضرت اقدس آج سیر کو تشریف نہیں لیگئے جیسے کہ گذشتہ تاریخ میں اطلاع دیجا چکی ہے

ظہر و عصر اسوقت حضرت اقدس نے آکر فرمایا کہ چونکہ کام کی کثرت ہی اور وقت تنگ ہی کل انشاء اللہ بٹالہ بھی جانا ہے اس لئے آج نمازیں جمع کر لی جاویں۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہوئیں۔

مغرب و عشاء حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پہ جلوہ گر ہوئے فرمایا کہ آج مینے بہت توجہ کی (کام میں) سر میں درد تہا بخار بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نور الدین صاحب جنکو علاج کے لئے مقرر کیا ہوا ہے مگر بعض اپنے اعتقاد کی خیال سے مجھ سے ہی علاج کرا لیتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے ایک ٹکڑا اخبار میں سے کاٹ کر روانہ کیا ہے جسمیں آئندہ زمانہ کے بعض واقعات کا حال ہے یہ ٹکڑا کاغذ اخبار ڈیلی نیوز مورخہ ۲۳ اگست کا ہی حضرت اقدس نے فرمایا وہ اول سنا ئیے۔ مولوی صاحب نے اُسے پڑہکر سنایا مگر وہ تمام دانیال علیہ السلام کی پیشگوئیاں تہیں جنکو حال کے پادریانہ مذاق لوگوں نے اپنے مذاق پر اس بات پر اطلاق کیا تہا کہ مسیح ناصری کے نزول من السماء کے بارے میں ہیں اور وہ ایسے مضامین سے پُر تہیں جیسے کہ مسیح کے نزول کے وقت کچھ پادری آسمان کی طرف اُڑینگے۔ کچھ مردہ زندہ ہو کر آسمان پر جاوینگے وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس نے ایسے مقاموں پر ایک مصرعہ حافظ شیرازی کا پڑہا۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند٭

پھر دنیا کی بے ثباتی پر فرمایا کہ چندروزہ زندگی ہے اسکا نظارہ کیا ہے کون ہے جو اپنے خویش واقارب کی موت کا نظارہ نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بے ثبات کر رکہا ہے جو آیا ہے اُسکے اوپر جانا سوار ہی ہزار دو ہزار برس کی عمر ہوتی تب بھی کیا ہوتا مگر انسان کی عمر تو چیل اور گدھ جتنی بھی نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون دل کے اندر چلا جاوے تو اُسکا اثر ہوتا ہے جیسے ابراہیم ادہم اور شاہ شجاع وغیرہ اُنپر ایسا اثر پڑا کہ اپنے تختوں سے نیچے اُتر پڑے۔ پھر نماز ادا کرکے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

۷ بجے کے قریب حضرت اقدس بالاخانہ سے تشریف لائے آگے نواب محمد علیخان صاحب کی رتھ طیار تھی اور تمام مہاجرین معہ مدرسہ کے طلباء کے رتھ کے ارد گرد جمع ہوئے ہوئے تھے حضرت اقدس سے عرض کی گئی کہ آپ رتھ پر سوار ہو ویں مگر آپنے فرمایا کہ تھوڑی دور تک پیدل چلتے ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ ہی ساتھ ہیں آگے چلکر سوار ہونگے۔ ہر چہار صاحبزادگان جو کہ اپنے ابا کے ہمراہ جانیکی بہت مشتاق تھے اسوقت رتھ میں سوار ہو گئے اور حضرت احباب کے ساتھ پا پیادہ تشریف لے چلے قصبہ سے باہر نکلکر تہوڑی دور چلکر آخر حضرت اقدس سے درخواست کی گئی کہ اب حضور سوار ہو لیں وقت تہوڑا ہے۔ جسقدر مہمان اور احمدی احباب اور مدرسہ کے طلباء موجود تہے ایک ایک نے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور پہر آپ رتھ میں سوار ہو گئے جن چند ایک احباب کو حضرت اقدس نے ساتھ چلنے کی اجازت فرمائی تہی وہ تین یکوں میں سوار ہوئے۔ لیکن بعض نے اُسیوقت رخصت حاصل کی اور بوجہ نہ میسر ہونے یکہ کے پا پیادہ حضرت کی رتھ کے ساتھ ہمرکاب ہوئے اُنمیں سے ایک شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم قادیانی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تہے کہ جنہوں نے میری (ایڈیٹر) درخواست پر آج کے دن کی ڈائری مرتب کرکے مجھے عنایت کی ہے جس شوق اور ولولہ سے اُنہوں نے حضرت اقدس کی ہر ایک حرکت اور سکون پر محبت سے بہرے ہوئے الفاظ میں پیار کیے ہیں افسوس ہے کہ میں اُنکو اسجگہ اس لئے درج نہیں کر سکتا کہ اسقدر وسیع مضمون کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے۔ راستہ میں صاحبزادے اپنے تقاضائے عمر کے موافق ہر ایک قسم کی حرکتیں اور شور غل کرتے تہے مگر خدا کا برگزیدہ اپنے معمول کے وقت ایسے محویت کے عالم میں تہا کہ گویا اُنکے مشاغل کا اُسپر کوئی ہی اثر نہیں ہے۔ آپنے ایک اور طالبعلم کو جو پا پیادہ ہمراہ تہا فرمایا کہ تمکو تو یوں ہی تکلیف ہوئی تہوڑی دیر شاید ٹہرنا ہو گا سفر کی کوفت [illegible] شریک ہو گئے پہر ایسی ہی دلجوئی حضرت اقدس عبد الرحمن صاحب کی کی اُنہوں نے جواب دیا کہ حضور [illegible] کے فضل اور حضور کی دعا اور برکت سے میں اچھی طرح چلنے [illegible] عادی ہوں حضور کے ساتھ ساتھ چلنے کی میری دلی آرزو تہی سو خدا نے پوری کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے بھی بہت عادت تہی...... مگر جب سے یہ عارضہ اور بیماریاں لاحق ہوئی ہیں تب سے یہ امر بہی رہ گیا ہے۔ پہر حضرت اقدس میاں عبد الرحمن صاحب سے اُنکے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے...... اور نصیحت کی کہ اُنکے حق میں دُعا کیا کرو ہر طرح سے حتی الوسع دلجوئی والدین کی کرنی چاہیئے اور اُنکو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکہلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جسکی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اُس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہی شاید خدا تمہارے ذریعہ سے اُنکے دل میں اسلام کی محبت ڈالے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا اُنکی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے دل وجان سے اُنکی خدمت بجالاؤ۔ راستہ میں مولوی قطب الدین صاحب سے ملاقات ہوئی جو کہ شاہپور کیطرف ایک مریض کی درخواست سے علاج پر گئے ہوئے تھے اور وہ بیمار اُنکی رسیدگی پر فوت ہو گیا تہا حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان کا کیا ہے زندگی کا بہروسہ نہیں جہانتک ہو سکے آنیوالے سفر کی تیاری میں مصروف ہونا چاہیئے ساری بیماریوں کا علاج ہے مگر یہ ایسی بیماری ہے کہ جسکا کوئی علاج نہیں۔

۹ بجے کے قریب بٹالہ میں عدالت کے متصل ایک باغ میں پہونچے لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا اور کچہری کا اہل عملہ تک زیارت کے لئے آگیا حضرت اقدس بعض حوائج سے فارغ ہو کر احباب کے حلقہ میں فرش پر تشریف فرما ہوئے اور کہانا جو کہ ہمراہ لایا گیا تہا دسترخوان پر چنا گیا اتنے میں مہر نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ (جو کچھ عرصہ سے اپنی غلطی سے توبہ کرکے پہر حضرت اقدس کے خادموں میں شامل ہو چکے ہیں) آگئے اور مصافحہ کیا حضرت اقدس بھی بڑی بشاشت سی پیش آئے اور اپنے ساتھ کہانے میں اُنکو شریک کیا۔ منشی محمد یوسف صاحب کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ دلگیر نہ ہوں آپ ایک دینی جہاد میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا پہیلا دیگا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور آجکل کے موجودہ ابتلا دور ہو جاوینگے۔ خدا کی یہی سُنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو کوئی درخت اتنی جلد پہل نہیں لاتا جسقدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے یہ خدا کا فعل ہے اور اُسکا نشان +

٭ اسکا اول مصرع یہ ہے۔ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

احمدیہ سلسلہ اور اُس کے متعلقات کی خبریں

خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ اہل بیت بحمد للہ خیریت سے ہے۔ حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں۔

رائدروگ بلہاری علاقہ مدراس سے ایک ہندو تاجر صاحب مسمی بڈہا یا حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہیں یہ صاحب اُردو زبان کی مذہبی اصطلاحات سے بالکل ناآشنا ہیں رائدروگ میں سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار انکو انگریزی میگزین کے مضامین اُنکی تلنگی زبان میں ترجمہ کرکے سنایا کرتے تھے۔ اس سے اُنکو شوق زیارت ہوا انکی اعتقاد ہندؤں کی طرح مشرکانہ نہیں ہیں۔

ہمارے بھائی علی گوہر خانصاحب جالندہر میں بقضائے الٰہی فوت ہوگئے

عام خبریں

انتخاب ازاخبارات

ارض مقدس ۱۸ اکتوبر کی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴ اکتوبر سے اس وقت تک مقام گاڑا میں ہیضہ سے ۱۸۶ وارداتیں اور ۱۳۸ موتیں ہوئی ہیں اور مقام لڈا میں ۵۶ وارداتیں اور ۲۸ موتیں ہوئی ہیں۔

جافہ میں دو وارداتوں کی خبر ملی ہے جو کہ زیر علاج ہیں جافہ سے جو لوگ آتے ہیں اُنکو مقام باب الود میں ۱۰ دن کی کارنٹین لگتی ہے

کلکتہ میں ایک کمپنی دو لاکھ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے جسے دس روپیہ فی حصہ کے حساب سے ۲۰ ہزار حصہ داروں میں تقسیم کیا ہے اس کمپنی کا کام یہ ہوگا کہ وہ فسٹ کلاس گاڑیاں جنکے پہیوں پر ربڑ ہو کوچوں میں طیار رکھا کریں۔

گذشتہ ہفتہ کی رات کو کوہاٹ میں ۲۰ پنجاب انفنٹری کا ایک سکھہ سپاہی جو پٹرول پر تہا اُسکا مقابلہ لٹیروں کے ایک گروہ سے ہوگیا سپاہی کے مونڈھے پر گولی لگی اور کئی دفعہ اُسے کندوں سے مارا گیا اور وہ بہت زخمی ہوگیا تاہم اُسنے ایک کو انمیں سے گرفتار کرلیا سپاہی کی حالت رو بصحت ہے۔

۲۰ دسمبر کے بعد دربار دہلی کی تقریب سے ایک بڑی تعداد تانگوں کی شملہ کا لکا لائن سے دہلی پہنچی جاتی ہے۔

ہندوستان برٹش ٹروپ کی آسائش کیواسطے اس سال دو لاکھ روپیہ اور زائد منظور ہوا ہے جو کہ ہسپتالوں اور بارکوں میں پنکھا کشی اور بجلی کی روشنی پر صرف ہوگا۔

برطانیہ کی درآمد اکتوبر میں ½ ملین اور برآمد میں ½ ملین کا اضافہ ہوا۔

لارڈ جارج ہملٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سوائے اخراجات باربرداری کے باقی کل اخراجات ہندوستانی شہزادوں ڈیلیگیشن اور رسالوں کے جو کہ جلوس تخت نشینی پر ولایت گئی خزانہ اپنے ذمہ ڈالے گا۔

ریوٹر لکہتا ہے کہ تمام طاقتوں نے سنگہائی کو جلدی خالی کردینے کا انتظام کیا ہے۔

دنیا میں اسوقت فن ایجاد میں اضلاع متحدہ امریکہ سب سے اول نمبر پر ہے آجتک ۷۴۴۱۰ اشیاء صرف اس کی ایک شہر میں ایجاد ہوچکی ہیں۔

ہندوستان میں صرف بمبئی اور کلکتہ میں سرکاری ٹکسال ہیں جہاں سکہ ڈہالا جاتا ہے سال گذشتہ میں چار پچانوے لاکھ روپیہ اور ۲۷ لاکھ ۹۸ ہزار ڈالر اور اٹھارہ لاکھ چونیاں اور دوانیاں بنائی گئیں اور ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار کے پیسے اور ادہنیاں تھیں۔

کلکتہ کی ایک ٹریڈرز ایسوسی ایشن اور بنگال چیمبر آف کامرس نے انکم ٹکس کی مخالفت میں ایک میموریل روانہ کیا ہے کہ انکم ٹکس کا طریق معاف کیا جاوے۔

مسوری اضلاع متحدہ امریکہ میں ایک عورت ہے جسکا طول ۸ فٹ ۴ انچ کمر ۶۳ انچہ بازو ۴۰ انچہ زیادہ اور پیر ۱۶ انچ ہیں اور یہ دنیا میں سب سے لمبی عورت ہے۔

سندہ کی قوم جیرو کی عورتوں نے نتھہ (ناک کا زیور) کا استعمال یکلخت ترک کردیا ہے اور سب نے متفق ہوکر نتھیں اُتار دیں عام افواہ تہی کہ بعض بدمعاشوں نے نتھیں اُتارنیکا ارادہ کرلیا ہے اُسپر یہ کارروائی ہوئی مگر اس کے چندروز بعد مَردوں نے متفق ہوکر قرار دیا کہ آئندہ عورتیں نتھہ پہنا کریں۔

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کی قابل دید اور قدیم عظیم الشان عمارات کی حفاظت اور مرمت کے لئے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی توجہ کے مطابق ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے جس میں سے ۲۵ ہزار پنجاب کے حصہ میں آئیگا۔

اس سے پیشتر طاعون زدہ علاقوں سے عازمان حج مکہ معظمہ کو جو بندش کی گئی تہی اب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب نے اعلان دیا ہے کہ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے اُن بندشوں کا دور کیا جانا تسلیم کرلیا ہے جنکی رو سے ابتک طاعون زدہ مقامات کے باشندے حج کو نہیں جاسکتے تہے اور اب ہر شخص اُن قواعد کی پابندی سے سفر کرسکتا ہے جو طیار کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند کی درخواست پر امیر صاحب کابل نے منظور کرلیا ہے کہ فراز کورم کے دونو طرف کی سرحد کی قوموں کے خونریز جہگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک متحدہ کمیشن مقرر کیا جاوے۔

دربار دہلی کے ہر قسم کے سرکاری جلوس کے ٹکٹ داخلہ بہم پہونچانے کیواسطے ایک خاص دفتر دہلی میں کہولا گیا ہے تمام درخواستیں بنام دہلی دربار ٹکٹ آفس جانی چاہئیں

برہما میں دستکاری کی سالانہ نمائش ۳۰ نومبر کو رنگون میں ہونے والی تہی۔

۲۹ اکتوبر کو مدراس ریلوے کی شمال مشرقی لین پانی سے شگاف ہوگئی بعض جگہ گرڈر اور بعض جگہ پل بہ گئے

نقشہ طاعون بابت ہفتہ مختتمہ ۲۵ اکتوبر سے معلوم ہوا کہ بمقابلہ ۱۰۷۵۰ اموات بابت ہفتہ سابق کے ہفتہ گذشتہ میں ۱۰۴۹۱ اموات ہوئیں۔

سردار محمد ہاشم خاں جو سردار محمد ایوب خاں کے چچا تھے ۱۳ اکتوبر کو کشمیر میں فوت ہوگئے مرحوم کا خاندان لاہور بلوایا جاویگا۔

دربار دہلی کے موقعہ پر ایک دیسی رئیس نے ہندوستان کے بڑے بڑے طاقتور اور مشہور پہلوانوں کا ایک دنگل دہلی میں کرانا چاہا ہے۔

دربار دہلی کی آتشبازی کا ٹہیکہ انگلستان کی برک کمپنی کو دیا گیا ۱۵ سو پونڈ کا خرچہ ہوگا۔

دربار دہلی میں سڑکوں کی سجاوٹ کے واسطے جھنڈیاں ولایت سے آویں گی۔

دربار دہلی میں سمیت دور کرنے کے لئے ایک مشین ۲ ہزار روپیہ کی خرید کی گئی ہے اور متعدی امراض کے لئے سیگریگیشن ہسپتال قائم ہوگیا ہے۔

جمعہ گذشتہ کو بنوں میں ۵ بجے صبح کے شہر کو آگ لگ گئی ۲۵ دوکانیں جلیں۔

اس نمبر کے دیر سے نکلنے کی وجہ

اس ہفتہ میں چونکہ ایک جلیل القدر اور عظیم الشان نشان الٰہی کے اظہار کے لئے ہمارا مطبع اور کاتب حضرت اقدس کی ایک خاص تصنیف کے طبع کرنے میں لگے رہے ہیں اس لئے یہ نمبر اپنے وقت پر شائع نہیں ہوسکا۔ ہم تو اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اس طریق کر ہم بھی ایک دینی کام کی نصرت میں شریک ہوگئے اور اگر ہمارے ناظرین بھی اسپر رضامندی کا اظہار کریں تو وہ بھی ثواب کے مستحق ہوسکتے ہیں ہاں اگر ہماری ذاتی کسل اور غفلت سے التوا ہوتا تو بے شک ایک فرض منصبی کے بجا نہ لانیکا ہم پر حرف آسکتا تہا مگر چونکہ یہ ایک دین کا کام تہا جسکے حصول کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں اسلئے امید ہے

(۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء کو الصدیق پریس قادیان میں باہتمام شیخ فیض علی صابر مینیجر کے چھپکر شائع ہوا)

...سلہ اور اُس کے متعلقات کی خبریں

...ا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ اہل بیت بحمد للہ خیریت سے ہے۔ حکیم نور الدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں۔

رائنڈروگ بلہاری علاقہ مدراس سے ایک ہندو تاجر صاحب مسمی بڈہا پا حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لئے تشریف لائے یہ صاحب اُردو زبان کی مذہبی اصطلاحات سے بالکل ناآشنا ہیں رائنڈروگ میں سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار انکو انگریزی میگزین کے مضامین اُنکی تلنگی زبان مین ترجمہ کرکے سنایا کرتے تہے۔ اس سے اُنکو شوق زیارت ہوا انکی اعتقاد ہندوؤں کی طرح مشرکانہ نہیں ہیں۔

ہمارے بہائی علی گوہر صاحب جالندہر ہیں بقضائے الٰہی فوت ہوگئے

عام خبریں

انتخاب از اخبارات

ارض مقدس ۱۸ر اکتوبر کی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴ر اکتوبر تک اس وقت تک مقام گاڑا میں ہیضہ سے ۱۸۶ وارداتیں اور ۱۳۸ موتیں ہوئی ہیں اور مقام لڈا میں ۵۶ وارداتیں اور ۲۸ موتیں ہوئی ہیں۔

جافہ میں دو واردات کی خبر ملی ہے جو کہ زیر علاج ہیں جافہ سے جو لوگ آتے ہیں اُنکو مقام باب الود میں ۱۰ دن کی کارنٹین لگتی ہے۔

کلکتہ میں ایک کمپنی دو لاکھ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے جسے دس روپیہ فی حصہ کے حساب سے ۲۰ ہزار حصہ داروں میں تقسیم کیا ہے اس کمپنی کا کام یہ ہوگا کہ ۵ فسٹ کلاس گاڑیاں جنکے پہیون پر ربڑ ہوں کوچون میں طیار رکہا کریں۔

گذشتہ ہفتہ کی رات کو کوہاٹ میں ۱۴ پنجاب انفنٹری کا ایک سکھ سپاہی جو گشت پترول پر تہا اُسکا مقابلہ لٹیروں کے ایک گروہ سے ہوگیا سپاہی کے مونڈھے پر گولی لگی اور کئی دفعہ اُسے کندوں سے مارا گیا اور وہ بہت زخمی ہوگیا تاہم اُسنے ایک کو اُنمیں سے گرفتار کرلیا سپاہی کی حالت روبصحت ہے۔

۲۰ر دسمبر سے بعد دربار دہلی کی تقریب پر ایک بڑی تعداد تانگوں کی شملہ کا لکا لائن سے

دہلی بھیجی جانی ہے۔

ہندوستان برٹش ٹروپ کی آسائش کیواسطے اس سال دو لاکہہ روپیہ اور زائد منظور ہوا ہے جو کہ ہسپتالوں اور بارکوں میں پنکہا کشی اور بجلی کی روشنی پر صرف ہوگا۔

برطانیہ کی درآمد اکتوبر میں ½ ملین اور برآمد میں ⅛ ملین کا اضافہ ہوا۔

لارڈ جارج ہملٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سوائے اخراجات باربرداری کے باقی کل اخراجات ہندوستانی شہزادوں ڈیلیگیٹون اور رسالوں کے جو کہ جلوس تخت نشینی پر ولایت گئے گی خزانہ اپنے ذمہ ڈالے گا۔

ریوٹر لکہتا ہے کہ تمام طاقتوں نے سنگہائی کو جلدی خالی کر دینے کا انتظام کیا ہے۔

دنیا میں اسوقت فن ایجاد میں اضلاع متحدہ امریکہ سب سے اول نمبر پر ہے آجتک ۱۴۴۷ اشیاء صرف اس کی ایک شہر میں ایجاد ہوچکی ہیں۔

ہندوستان میں صرف بمبئی اور کلکتہ میں سرکاری ٹکسال ہیں جہاں سکہ ڈہالا جاتا ہے سال گذشتہ میں چار پچانوے لاکہہ روپیہ اور ۲۷ لاکہہ ۹۸ ہزار ڈالر اور ساڑہے ۵ لاکہہ چونیاں اور دوانیاں بنائی گئیں اور ۱۳ لاکہہ ۶۱ ہزار کے پیسہ اور ادہنیاں تہیں۔

کلکتہ کی ایک ٹریڈرز ایسوسی ایشن اور بنگال چیمبر آف کامرس نے انکم ٹکس کی مخالفت میں لارڈ کرزن کی خدمت میں ایک میموریل روانہ کیا ہے کہ انکم ٹکس کا طریق معاف کیا جاوے۔

مسوری اضلاع متحدہ امریکہ میں ایک عورت ہے جسکا طول ۸ فٹ ۴ انچ کمر ۶۳ انچہ بازو ۱۴ انچہ زیادہ اور پیر ۱۶ انچ ہیں اور یہ دنیا میں سب سے لمبی عورت ہے۔

سندہ کی قوم چیرو کی عورتوں نے نتھ ناک کا زیور کا استعمال یکلخت ترک کردیا ہے اور سبنے متفق ہو کر نتھیں اُتار دیں عام افواہ تہی کہ بعض بدمعاشوں نے نتھیں اُتارنیکا ارادہ کرلیا ہے اُسپر یہ کارروائی ہوئی مگر اس کے چند روز بعد مردوں نے متفق ہو کر قرار دیا کہ آئندہ عورتیں نتھ پہنا کریں۔

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کی قابل دید اور قدیم عظیم الشان عمارات کی حفاظت اور مرمت کے لئے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی توجہ کے مطابق ایک لاکہہ روپیہ دینا منظور کیا ہے جس میں سے ۲۵ ہزار پنجاب کے حصہ میں آئیگا۔

اس سے پیشتر طاعون زدہ علاقوں سے عازمان حج مکہ معظمہ کو جو بندش کی گئی تہی اب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب نے اعلان دیا ہے کہ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے اُن بندشوں کا دور کیا جانا تسلیم کرلیا ہے جنکی رو سے ابتک طاعون زدہ مقامات کے باشندے حج کو نہیں جا سکتے تہے اور اب ہر شخص

اُن قواعد کی پابندی سے سفر کرسکتا ہے جو طیار کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند کی درخواست پر امیر صاحب کابل نے منظور کرلیا ہے کہ فراز کورم کے دونو طرف کی سرحد کی قوموں کے خونریز جہگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک متحدہ کمیشن مقرر کیا جاوے۔

دربار دہلی کے ہر قسم کے سرکاری جلوس کے ٹکٹ داخلہ بہم پہونچانے کیواسطے ایک خاص دفتر دہلی میں کہولا گیا ہے تمام درخواستیں بنام دہلی دربار ٹکٹ آفس جانی چاہئیں۔

برہما میں درست کاری کی سالانہ نمائش ۳ر ۴ نومبر کو رنگون میں ہونے والی تہی۔

۲۹ر اکتوبر کو مدراس ریلوے کی شمال مشرقی لین پر پانی سے شگاف ہوگئے بعض جگہ گرڈر اور بعض جگہ پل بہ گئے

نقشہ طاعون بابت ہفتہ مختتمہ ۲۵ر اکتوبر سے معلوم ہوا کہ بمقابلہ ۱۰۷۵۰ اموات بابت ہفتہ سابق کے ہفتہ گذشتہ میں ۱۰۴۹۱ اموات ہوئیں۔

سردار محمد ہاشم خاں جو سردار محمد ایوب خاں کے چچا تہے ۱۳ر اکتوبر کو کشمیر ملکیں فوت ہوگئے مرحوم کا خاندان لاہور بلوایا جاویگا۔

دربار دہلی کے موقعہ پر ایک دیسی رئیس نے ہندوستان کے بڑے بڑے طاقتور اور مشہور پہلوانوں کا ایک دنگل دہلی میں کرانا چاہا ہے۔

دربار دہلی کی آتشبازی کا ٹہیکہ انگلستان کی برک کمپنی کو دیا گیا ۱۵سو پونڈ کا خرچہ ہوگا۔

دربار دہلی میں سڑکوں کی سجاوٹ کے واسطے جہنڈیاں ولایت سے آویں گی۔

دربار دہلی میں سمیت دور کرنے کے لئے ایک مشین ۴ ہزار روپیہ کی خرید کی گئی ہے اور متعدی امراض کے لئے سیگریگیشن ہسپتال قائم ہوگیا ہے۔

جمعہ گذشتہ کو بنوں میں ۵ بجے صبح کے شہر کو آگ لگ گئی ۲۵ دوکانیں جلیں۔

اس نمبر کے دیر سے نکلنے کی وجہ

اس ہفتہ میں چونکہ ایک جلیل القدر اور عظیم الشان نشان الٰہی کے اظہار کے لئے ہمارا مطبع اور کاتب حضرت اقدس کی ایک خاص تصنیف کے طبع کرنے میں لگے رہے ہیں اس لئے یہ نمبر اپنے وقت پر شائع نہیں ہوسکا۔ ہم تو اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اس طریق پر ہم بھی ایک دینی کام کی نصرت میں شریک ہوگئے اور اگر ہمارے ناظرین بہی اسپر رضامندی کا اظہار کریں تو وہ بہی ثواب کے مستحق ہوسکتے ہیں ہاں اگر ہماری ذاتی کسل اور غفلت سے التوا ہوتا تو بے شک ایک فرض منصبی کے بجا نہ لانیکا ہم پر حرف آسکتا تہا مگر چونکہ یہ ایک دین کا کام تہا جسکے حصول کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں اسلئے امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس التوا سے ملول خاطر نہ ہونگے (ایڈیٹر)

(۲۰ر نومبر ۱۹۰۲ء کو الصدیق پریس قادیان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر مینجر کے چھپکر شائع ہوا)